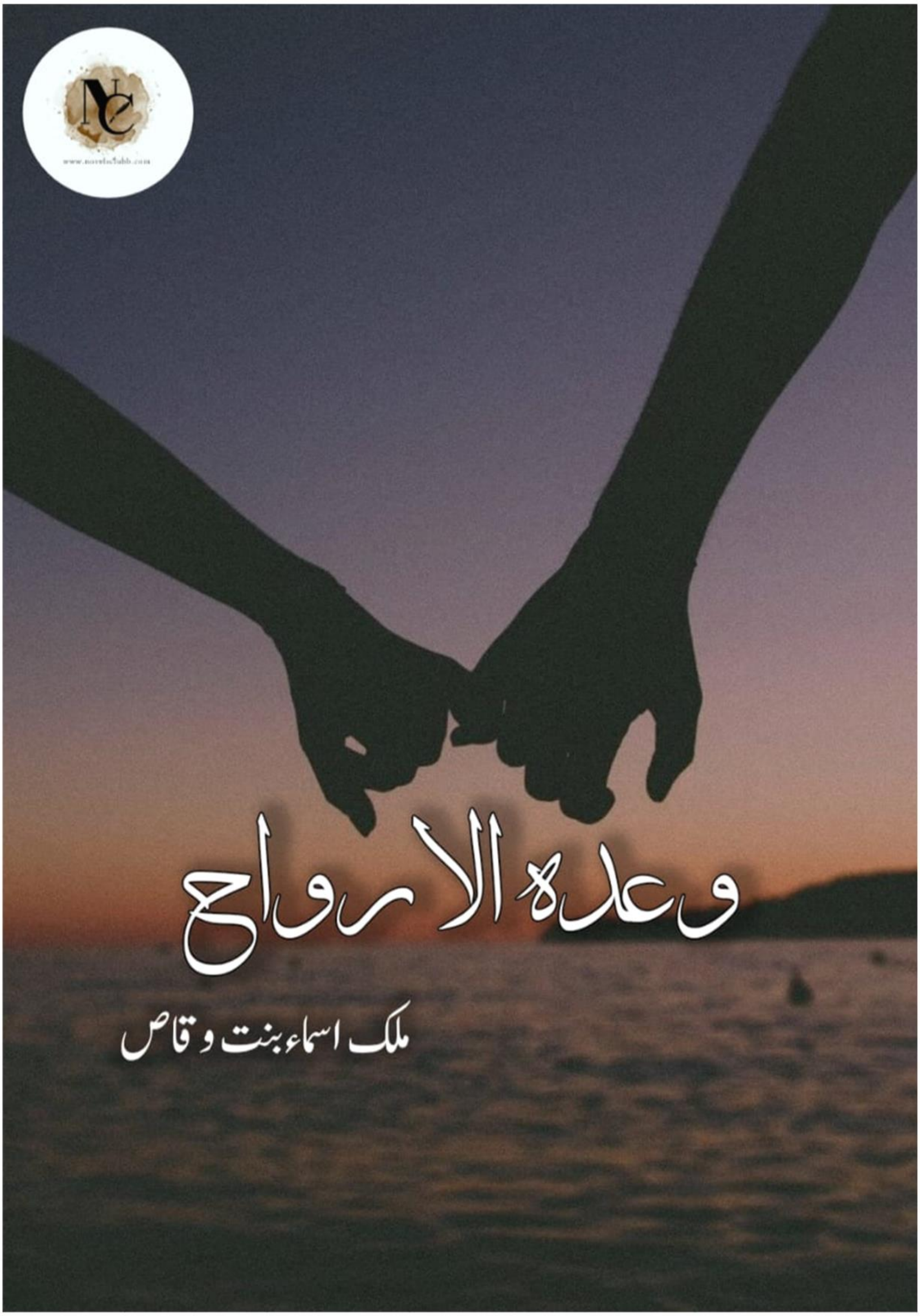
وعدہ الارواح
ملک اسماء بنت وقاص

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

وعدہ الارواح

از

ملک اسماء بنت وقاص

"آتش فشاں"

www.novelsclubb.com

مجھ سے کسی نے سوال کیا،

کیا تم نے آتش فشاں دیکھا ہے؟

میں خاموش رہا اور تخیل سے اسے دیکھا،

اگر تم ان بلغمی پہاڑوں کو آتش فشاں کہتے ہو،

جو اپنے اندر سے اگ اگلتے ہیں، اور جن کے اندر

زہریلی گیس اور بہت سا جان لیوا مادہ ہوتا ہے،

تو نہیں میں نے نہیں دیکھا، لیکن میں تمہیں بتاؤں

کہ میں نے کیا دیکھا ہے اور کہاں دیکھا،

خاموشی کے گہرے غار میں جو ایک رازداں ہوتا ہے،

جس کے پاس راز ہوتے ہیں،

جب تمہارے پاس جواب ہوتے ہیں لیکن

خاموشی تمہاری ملکہ ہوتی ہے، اور تم مجبور،

اگر خاموشی آتش فشاں ہے انسانی چہرے

پر تو ہاں میں نے دیکھی ہے، جس کرب

سے وہ ہر بات کو زہریلے مادے کی طرح

www.novelsclubb.com

اپنے اندر اتارتا ہے، پھر خوف، درد اور غم

یہ سب جان لیوہ مادے مل کر اس

آتش فشاں کو تیار کرتے ہیں اور،

اور ایک دن کو وہ پھٹ جاتا ہے،

کیونکہ وہ اپنے اندر اس قدر درد رکھ رکھ

کے تھک چکا ہوتا ہے، اور جب

وہ پھٹتا ہے تو اسے تو کوئی فرق نہیں پڑتا،

وہ اتنا عرصہ خود میں آگ سموئے مکمل

مضبوط ہو جاتا ہے، وہ اپنی ہی آگ میں اس قدر جلتا ہے،

کہ وہ جل کر اب ایک پتھر بن چکا ہوتا ہے۔

لیکن اصل مسئلہ تو آتش فشاں کے پاس کی

زمین اور اس کے جانداروں کو ہوتا ہے،

وہ آگ وہ نجانے کتنے ہی وقت سے ایک انسان

اپنے اندر سموئے ہوئے تھا، اب جب وہ

باہر آئے گی تو اپنے ارد گرد کی ہر شہ کو

متاثر کرے گی، اور اس وقت تم جانو گے

کہ ایک بلغمی پہاڑ کو آتش فشاں کیوں کہتے ہیں،

آتش یعنی کے آگ تمہارے اندر کے راز ہوتی ہے،

اور فشاں جب تم اس آگ کو اُگل دیتے ہو،

راز کو کھولنے کا وقت آتش فشاں ہوتا ہے،

کیونکہ وہ کچھ کو ہلکا کر دیتا ہے اور کچھ کو جلا کر راکھ۔۔

۔۔☆☆۔۔

مغرب کا وقت سر کتے ہی سورج مکمل غائب ہو چکا ہمیشہ کی ہی طرح اپنے مالک سے وفا کرتے ہوئے آج بھی وہ ڈوب گیا تھا، سیاہی آہستہ آہستہ آسمان پر اپنی سیاہ زلفیں بکھیر رہی تھی۔

اسی اثنا میں اگر تم ہواؤں کے سنگ ایک پوش اور نہایت خوبصورت علاقہ میں داخل ہو اور چلتے چلتے سفید رنگ کی نمایا عمارت کی دوسری منزل کے تیسرے کمرے میں جھانکو تو تمہیں دو نفوس نظر آئیں گے۔

"خولہ تمہیں سمجھ آگئی ہے۔" خضر جہان مقابل کو اپنی بات کے سمجھ آجانے کا پوچھ رہا تھا۔

سامنے کھڑی خولہ جو اپنی چیزیں تیار کر رہی تھی یک دم ہی آنکھوں میں برہمی لیے کہنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ کوئی دسویں مرتبہ آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں، میں سب سمجھ گئی ہوں۔" ناگواری آنکھوں سے جھلک رہی تھی۔۔۔ وہ دونوں ایک ہوٹل میں آئے تھے اور خضر خولہ کو اس کا کام سمجھا رہا تھا۔

"کیونکہ تم جواب نہیں دے رہی ہو۔۔دیکھو ہیزل اس وقت ہم ایک ضروری کام کرنے جا رہے ہیں۔ سو جو کچھ ابھی گاڑی میں ہوا اسے بھول جاؤ۔اور انسانوں کی طرح میرے حکم کی تکمیل کرو۔تم اپنی مرضی سے میرے ساتھ جا رہی ہو ورنہ میں یہ کام اکیلے بھی کر سکتا ہوں۔۔۔اپنی پرسنل سیکرٹری کے ساتھ مل کر۔۔۔نیلی پُرکشش آنکھوں کی پتلیوں سکڑیں وہ ہموار لہجہ میں کہتا خولہ کو طیش دلا گیا۔

"میں اپنی انسلٹ نہیں بھولی مسٹر خضر مگر میں کام میں دوسرے معاملات کو نہیں لاتی۔اور اس وقت بد قسمتی سے آپ ہمارے کماندار ہیں۔تو میں آپ کی بات ماننے پر مجبور ہوں۔"مقابل ایک کاٹ دار نظر ڈالتی وہاں سے جانے لگی۔۔۔۔

"اپنا کارڈ لے کر جاؤ۔۔"جبھی خضر کے گھمبیر لہجہ میں کہے جملہ پہ سرسری سے انداز میں سر ہلاتی سنگھار میز پر پڑا کارڈ اجلت میں اٹھاتی باہر نکل گئی۔۔

"پاگل لڑکی۔۔"بھورے بالوں والا لڑکا اس کی اس حرکت پہ محض دل ہی دل میں مسکرایا۔

لمبے ریشمی لباس والی لڑکی راہداری میں لمبے لمبے ڈھاگ بھرتی باہر کی جانب جارہی تھی جبھی اس نے ہاتھ میں موجود کارڈ پلٹ کر دیکھا۔۔ جس کے اوپر لکھا کیپٹن سلیمان سکندر اور نیچے سیاہ روشنائی سے لکھا ہیزلین اس کے قدیم زنجیر کر گیا۔۔

ہیزل آنکھوں والی لڑکی وسع راہداری کے بیچ و بیچ کھڑی اگلا سانس بھی مکمل طور پے لے بھی نا سکی۔۔ اسے اپنا وجود بے حد خالی محسوس ہونے لگا۔۔ سلیمان سکندر اس کا اغواکار خود خضر جہان تھا کیا؟

"پر اس کی آواز کچھ مختلف تھی۔۔" اس لڑکی کے دماغ نے ایک بہانا دیا۔۔

"پھر اسے یاد آیا کہ خضر جہان کے پاس یہ اللہ کا تحفہ ہے آواز بدلنا اس کے لیے مشکل نہیں۔۔" وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے لگی وہ بہت بھاری تھے اس کے لیے۔۔ اس نے خضر کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔ اگر وہ سلیمان خضر ہی تھا تو۔۔۔ وہ سوچ رہی تھی کہ خضر تیزی سے گزرتا اس سے آگے بڑھا۔

"آپ نے اچھا نہیں کیا کیپٹن سلیمان سکندر۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ پیچھے سے بولی تو خضر ایک لمحہ کو رُکا پھر مسکرایا مگر اگلے ہی لمحہ بغیر پلٹتے وہ وہاں سے چلا گیا۔

"امتحان ہے یہ زندگی،اور امتحان کا دوسرا نام ہے "surprise" آنے والے کل میں ملنے والا انوکھا تحفہ۔واللہ ہی یہ انسان نہیں غار ہے غار۔۔"

اللہ اللہ۔۔۔خولہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ہنسے یا روئے بیٹھ کر۔۔

"Khizar Jahan is like a well more you dig more you find water as secrets.."

ہونہہ۔۔۔وہ پیر جھٹکتی وہاں سے چلی گئی۔جو بھی تھا وہ جانتی تھی کہ خضر جہان نے آخر وہ سب کیوں کیا ہوگا؟

www.novelsclubb.com

لیکن تھپڑ کا دکھ اور انا کا غصہ مسلسل تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆

وہ اس وقت اسلام آباد کے ایک پوش علاقے جی 6 میں مقید ایک وسیع و اریز ہوٹل کے کچن میں موجود تھی۔

"کیا یہ جوس میں لے جاؤں۔"

سمینہ نے مڑ کر آسم کو دیکھا، اور آسم نے رازی کو۔

"آپ کون؟"رازی بے دھڑک بولا۔

میں۔۔آپ لوگ شاید جانتے نہیں میں کیپٹن سلیمان سکندر کی پرسنل سیکرٹری ہوں۔یہ دیکھیں۔۔اس نے اپنا کارڈ دیکھایا۔

"ٹھیک ہے آپ یہ لے جائیں۔۔"آسم نے اسے وہ ٹرالی تھما دی۔

وہ لڑکی اب ٹرالی لے کر مڑی ہی تھی کہ سمینہ اس سے گویا ہوئی۔

ویسے نام کیا ہے تمہارا۔میں نے سہی سے نہیں دیکھا۔

ہیزلن حنان۔۔وہ بنا پلٹے ہی بولی۔

اوکے۔۔ہیزلین اس وقت جو تمہارے ہاتھ میں ہے وہ جوس نہیں ہے۔سمینہ ایسے بولی جیسے ہیزلین کو تو معلوم ہی نہیں تھا۔

"ہونہہ۔۔مجھے پتا ہے۔۔"وہ کہ کر آگے بھڑ گئی۔

"کافی عجیب تھی یہ لڑکی۔۔"رازی کھوئے ہوئے انداز میں بولا۔

ہیزلین نے بلیک سکرٹ پے اوف واٹ ونٹیج سٹائل شرٹ پہن رکھی تھی جس کے کالر پیٹر پین تھے۔۔اور نیچے لونگ شوز۔۔اس کی ایک آنکھ پر ماسک تھا،جو چہرے کے نقوش ہنوز بدل رہا تھا۔۔اور چہرہ بغیر کسی میک اپ کے تھا۔

اب کہ وہ ہال کراس کر کے لفٹ میں آئی اور چوتھی منزل پر پہنچ کر وہ وہاں روم نمبر چھ سو چار کے آگے ٹرالی کو رکھ کر روم کی بیل بجانے لگی۔۔

پھر اس نے دروازہ کھلتے دیکھا مگر وہاں کیپٹن سلیمان نہیں تھا بلکہ ایک لمبا چوڑا ،وجیہ سا مرد تھا۔وہ لگ بھگ چھتیس سے انیتس برس کے بیچ کا معلوم ہوتا تھا۔۔اب کہ ہیزلین کو اچنبھا ہوا۔۔اس نے ایک لمحہ کو بھی اپنے تاثر نہیں بدلے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کون ہیں۔"ہیزلین نے اس شخص کی طرف دیکھا۔جو عجیب نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

ہیزلین خنان ایک لمحہ کو بھی نہیں گڑبڑائی اور بھرپور اعتماد سے بولی۔۔"کیپٹن سلیمان کہاں ہیں؟؟"

کیپٹن سلیمان۔۔۔اس شخص نے سلیمان کا نام دہرایا اور پھر ایک بھرپور قہقہہ لگایا۔۔۔

یعنی خضر صالک اپنے کردار کو اپنی پرسنل سیکرٹری سے بھی چھپائے ہوئے ہے۔وائے وائے خضر بے۔۔وائے۔۔ خیر چھوڑو اندر لے آؤ، یہ میرے لیے ہے۔۔۔تمہارا کیپٹن ایسی چیزوں کو پسند نہیں کرتا" pretty laday "۔۔۔

ہیز لین ٹرالی گھسیٹتی اندر لئی۔سب گڑبڑ ہو چکا تھا بظاہر۔۔۔مگر وہ خولہ تھی۔جو چیزیں مینج کرنا جانتی تھی۔البتہ خضر ہمیشہ کی طرح خولہ کے گرد بہت سے سوال چھوڑ گیا۔۔۔"یہ شخص خضر کو کیسے جانتا ہے؟؟"کون ہے یہ خضر نے بتایا کیوں نہیں؟"سوالوں کے ناگ اس کے سر پر منڈلانے لگے۔۔

www.novelsclubb.com

(خضر جہان نے خولہ کو ایک مہرلانے کو کہا تھا مگر یہ پلین نہیں تھا۔۔۔یقیناً خضر نے یہ سب جان کر کیا تھا۔۔یہ امتحان کے دن تھے۔خولہ کو ٹیسٹ کیا جا رہا تھا۔تاکہ وہ مکمل طور پے تشخیلات کا خصہ بن جائے۔)

خولہ کی ہر آواز اور حرکت پر جبرائیل اور خضر کا ساتھی دانیال، نظر رکھے ہوئے تھے۔اور خضر۔۔

(اسی ہوٹل کی دوسری منزل کے کمرا نمبر"۲۰۰"دوسو، میں اس وقت ایک مرد نظر آرہا تھا جس کے ماتھے کی شکنیں بتا رہی تھیں کہ وہ اپنے سامنے کھڑی لڑکی کی موجودگی سے ناخوش ہے۔۔اس لڑکی کو دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ کسی بات پر خضر کی منت کر رہی ہو۔

اگر تم کان لگا کر ان کی باتیں سنو تو تم جانو کہ وہ لڑکی خضر کو مسلسل ایک ہی بات کہہ رہی ہے۔۔

"پلیز خضر دیکھو تم ساتھ چلو گے۔تو بات آسان ہو جائے گی وہ مان جائے گا۔۔یہ بہت اہم ہے، میری زندگی اور میرے کیریر کے لیے۔۔تم بات کرو گے تو مجھے زیادہ فائدہ ہو گا۔۔یقیناً وہ تمہاری بات مان لے گا اور میری وہ ویڈیو۔۔"

"ہو ریا۔۔"خضر نے آنکھوں کی پتلیوں کو سکڑتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔۔

www.novelsclubb.com

"تم نے مجھے خولہ کو ڈھونڈنے کی خبر دی کیونکہ اس میں تمہارا مفاد تھا۔۔ لیکن یہ دوسری مرتبہ میں تمہاری مدد کر رہا ہوں بلاوجہ۔۔اور میں یعنی۔۔ خضر جہان کسی پر بلاوجہ احسان نہیں کرتا کیونکہ ڈیئر ہو ریا یہ دنیا ہے۔۔اور دنیا میں ہر چیز کی قیمت ہوتی ہے۔۔"میرے حیال میں اب تمہیں خود اپنی غلطی کو سدھارنا چاہیئے۔")

وہاں ابھی بحث جاری تھی۔۔

۔۔☆☆۔۔

اب اگر تم واپس اس کمرے میں لوٹ آؤ جہاں خولہ اس وقت اپنا فرائضہ انجام دے رہی تھی تو تم دیکھو گے کہ وہ شخص صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔۔وہ پھر سے عجیب نگاہوں سے خولہ کو دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

مگر خولہ کی نظریں اپنے ہدف کو تلاش رہیں تھیں۔

وہ اجنبی شخص کھنکھارا۔"آخم اخم۔۔۔نام کیا ہے آپ کا۔"

"ہیز لین خنان۔" انداز اس قدر سنجیدہ تھا کہ ناچاہتے ہوئے بھی وہ شخص متاثر ہوا تھا۔۔

"ہیز لین، خضر میرا مطلب آپ کا کیپٹن یہاں نہیں ہے فی الحال۔۔۔تو برائے مہربانی آپ مجھے یہ دے دیں گی۔۔" وہ اس کو انتظار کرتا پا کر بولا۔

"جی۔۔" خولہ آنکھیں سکیڑتے حیرت سے اتنا ہی بولی۔۔

"میں نے اردو ہی بولی ہے مس ہیز لین۔"

میں باس کا انتظار نہیں کر رہی۔۔درا صل۔وہ یوں بول کر رک گئی تو وہ ٹانگیں ٹیبل پر رکھتے ہوئے دلچسپی سے بولا۔

درا صل۔کیا۔۔

www.novelsclubb.com

"اس گلاس میں کچھ ہے۔" خولہ نے گلاس کو سونگتے ہوئے ہموار لہجہ میں کہا۔

"واٹ رابش! آپ خود یہ لئیں ہیں اور کہ رہی ہیں کہ اس گلاس میں کچھ ہے۔تو مس ہیز لین کیا ہے اس گلاس میں؟"

"اس میں کوئی ایسا سبسٹینس ہے جو آپ کو گہری نیند سُلا سکتا ہے۔۔میں اس سمیل کو پہچانتی ہوں۔۔" وہ ایسے بولی جیسے وہ جانتی تھی کہ یہ کرنا بالکل بھی مشکل نہیں ہے۔وہ خود سے سب کر رہی تھی دماغ مکمل طور پر الجھن کا شکار تھا۔

"خضر کہاں تھا۔؟اور یہ سب کیا تھا؟"خولہ کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔

(جبرائیل کیا وہ اس کو ساری حقیقت بتائے گی۔)

"اس ہوٹل سے باہر ایک گاڑی میں بیٹھے جبرائیل اور دانیال۔خولہ کی باتیں سن کر یہ کہنے پر مجبور تھے کہ وہ عجیب پاگل ہے۔۔"

"دیکھیں مسٹر ان۔نون یہ سب لائی میں ہوں۔مگر میں نے تیار نہیں کیا۔۔میں تو بس ٹرالی کو لائی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا تو مس ہیزلین اگر آپ سچی ہیں تو ثابت کریں۔"کیونکہ میرا نہیں خیال کہ یہاں کسی میں اتنی طاقت ہے کہ وہ مجھے یا کیپٹین سلیمان کو کچھ ایسا ویسا دے سکیں۔وہ مدھم سے لہجہ میں بول رہا تھا۔

"معذرت کے ساتھ، اگر آپ کو یقین نہیں تو پی لیں۔۔جب ہوش آئے گا۔۔تو یقین بھی آجائے گا۔" وہ کہتی دروازہ کی طرف پلٹی مگر اس شخص کے سرسراتے بھاری لہجہ نے اس کے قدم زنجیر کر دیے۔

"ہیزلین خنان آپ یہاں سے ایک قدم بھی نہیں باہر نکال سکتیں جب تک کہ آپ اپنی کہی بات کو ثابت نہیں کریں گی۔" آپ مجھے ابھی جانتی نہیں ہیں۔۔

خولہ پلٹی اور بولی تو لہجہ ہنوز کرخت تھا۔ مسٹر ان۔نون اور میں آپ کو کیسے ثابت کروں۔ وہ اپنے مخصوص انداز میں آبرو اچکاتے بولی۔

آفکورس۔۔یہ پی کر۔۔۔وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

خولہ طنزیہ مسکرائی۔۔ مسٹر ان۔نون۔آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے۔۔۔کہ اس وقت آپ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں موجود ہیں اور میں الحمداللہ مسلمان ہوں جو اس غلیز چیز کو پینا تو دور دیکھنا بھی پسند نا کرے۔ سمجھے آپ وہ انگلی اٹھائے تلخی سے بولی۔۔

پھر اس شخص نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا۔اور بولا۔۔تو آواز میں طنز کی آمزائش تھی۔"مس ہیزلین یہی تو منافقت ہے۔میرے خیال میں پینے اور پیلانے والا برابر ہوتا ہے۔نہیں مس ہیزلین۔"

"اوواہ۔۔۔کتنی خوش فہمی ہے۔اللہ اللہ۔۔آپ کو کس نے کہا کہ میں یہ آپ کو پیش کروں گی۔

میں تو صرف یہ رکھنے آئی تھی۔اور یہ دیکھنے کہ میرے باس تو ان چیزوں سے دور رہتے ہیں پھر ان نے یہ کیوں منگوائی۔۔۔آفٹر آل میں ان کی پرسنل سیکرٹری ہوں۔۔۔ وہ شفاف چہرے والی لڑکی جس نے سر پر سیاہ سکارف کشمیریوں کی طرح پہن رکھا تھا۔بہت اعتماد سے بول رہی تھی۔

(یہ تو باتوں اور ہاتھوں دونوں میں تیز ہے۔۔)دانیال خولہ کی باتوں پر پھر سے کمنٹری کرنے لگا۔

"ٹھیک ہے تو آپ پانی پی کر ثابت کریں۔۔وہ پانی کی بوتل اٹھاتے ہوئے بولا۔"

(دونٹ ٹیل می جبرائیل کے وہ یہ پانی پی لے گی۔)

www.novelsclubb.com

"وہ یہ پی لے گی۔۔۔اور تم دونوں اس پر دھیان دینا بند کرو۔ خضران کو ڈپٹے ہوئے بولا۔۔وہ بھی مائکروفون پر ان سے کنیکٹیڈ تھا۔۔اور وہ خضر تھا جو خولہ کا دماغ پڑھنا جانتا تھا۔"

ٹھیک ہے تو میں یہ پی لوں گی۔۔اور پھر خولہ نے بغیر رکے پانی پیا۔اور چند لمحوں میں وہ بیہوش ہو گئی۔

وہ شخص حیران تھا۔اس نے خولہ کو تھاما۔

"مس ہیزلین کیا ہوا ہے۔" اٹھیں۔وہ اس کو بیڈ پر ڈال کر کمرے کے ٹیلی فون تک گیا لیکن بے سود وہ چل نہیں رہا تھا۔۔"

اس نے اپنے فون پے ایک کال ملائی اور باہر کی طرف بھاگا۔۔

www.novelsclubb.com

خولہ نے اپنی ایک آنکھ کھول کر اطراف کا جائزہ لیا۔اور مائیکروفون کی مدد سے جبرائیل سے رابطہ کیا۔

"جبرائیل اس "بیٹ مین" کو آنے میں کتنا وقت لگے گا؟"

جبرائیل اور دانیال نے ایک دوسرے کا منہ دیکھا۔اور بولے تو ایک ساتھ۔

آپ بیہوش نہیں ہوئی؟؟؟

نہیں بُدھو سچ میں تھوڑی ناپکچھ تھا گلاس میں۔اب میرا وقت ضائع مت کرو۔۔کتنا وقت ہے میرے پاس۔۔

اب کہ جبرائیل اس کو اطلاع دیتے ہوئے کہنے لگا۔۔اسراء خانم آپ کے پاس دو ہی منٹ ہیں۔۔وہ نیچے سے ایمرجنسی نرس کو بلائے گا۔۔تو دو تین ہی منٹ لگئیں گے۔

ویسے اس بیٹ مین نے کمرے کا فون استعمال کیوں نہیں کیا۔۔کیا تم نے لائن کاٹی ہے۔۔وہ جو ٹرالی لائی تھی اس کے نیچے موجود چھوٹے سے گلدان سے اس نے ایک چابی نکالی۔۔۔پھر دراز میں لگا کر مہر تلاش کرتے ہوئے جبرائیل سے پوچھنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہم نے یہ فون بند کر دیا ہے۔"خانم وہ نرس کے ساتھ واپس آرہا ہے۔۔۔"جلدی کریں۔"

"جبرائیل کیا تم اسے تھوڑی دیر کے لیے لفٹ میں بلاک نہیں کر سکتے۔۔"بس دو منٹ مجھے یقین ہے کہ وہ یہیں ہے۔"

خانم یہ ناممکن ہے۔۔لفٹ ہمارے کنٹرول میں نہیں ہے۔

خانم کوئی ایک ویٹر اس سے ٹکرایا ہے۔۔اب مزید کچھ وقت ہے آپ کے پاس۔۔

"مجھے مل گئی۔۔"اسے وہ مہر چوری نہیں کرنی تھی۔بس اس کو اپنے ہاتھ میں پکڑی پلے ڈو پر نشان زد کرنا تھا۔

خانم وہ بس پہنچنے والے ہیں۔۔جبرائیل چلایا تھا۔

خولہ نے جلدی جلدی سہی سے نشان لگایا اور ڈبی بند کر کے جیب میں ڈلی۔پھر اس مہر زدا انگوٹھی کو واپس رکھا۔

ادھر دروازہ کھلا اور اُدھر خولہ بیڈ پر ویسے ہی جا گری جیسے وہ تھی۔

www.novelsclubb.com

(پانچ منٹ اسراء خانم۔۔۔کمال ہے۔دانیال اور جبرائیل پھر سے تبصرہ کر رہے تھے۔۔)اس نے پانچ منٹ میں یہ کام کیا تھا۔۔

اب اس کا جسم پسینہ سے شر بور تھا۔۔کیونکہ اس نے بہت تیزی سے کام کیا۔۔مگر بے وقوف نرس کو لگا کے جو پانی اس نے پیا تھا۔۔اس کی وجہ سے خولہ کی حالت خراب ہو رہی ہے۔۔

سر۔۔وہ اس شخص کو مخاطب کر کے بولی۔۔"شاید زیادہ ہی تیز دوا تھی۔ان کی حالت بگڑ رہی ہے۔"

اور وہ بول رہی تھی جب خولہ زور سے کھنستے ہوئے اٹھی۔پھر اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئی۔

(واہ یہ تو اکٹر بھی ہیں۔۔دانیال نے پھر سے لقمہ دیا۔)

خولہ کھڑی ہوئی اور ایک کاٹ دار نظر اس بیٹ مین پے ڈالی۔

نجانے کیوں اس سیاہ سوٹ میں ملبوس،لمبے چوڑے اور تیکھے نقوش والے شخص کو دیکھ کر خولہ کے دماغ میں ایک ہی لفظ آتا۔۔بیٹ مین۔اس کے سیاہی مائل بال جل سے سیٹ تھے۔جس پر اس کی بھیڑیے سی شہد رنگ پیلی آنکھیں۔۔وہ دیکھنے میں کافی گریس فل تھا۔۔

"مسٹر بیٹ مین اگر اب سب آپ پے ثابت ہو چکا ہو تو میں جا رہی ہوں۔ آپ کی وجہ سے اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو کیا ہوتا۔" وہ کہہ کر آگے بڑھنے لگی جب اس شخص نے خولہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور نرس کو جانے کا اشارہ کیا۔

خولہ نے کرنٹ کھا کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کی گرفت سے آزاد کرایا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے مسٹر بیٹ مین۔۔" خولہ نے درشتی سے پوچھا۔

"آپ نے میری جان بچائی ہے مس ہیزلین۔ آپ کو اس کا صلہ نہیں چاہیئے۔ اور ویسے بھی ابھی اس ہوٹل کے تمام کچن سٹاف کی تفتیش ہو گی۔ آخر یہ حرکت کی کس نے ہے۔"

"بالکل بھی نہیں۔ مجھے آپ سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ اور نا ہی میں نے آپ کی جان بچائی ہے۔ میں نے بس اپنا فرض ادا کیا ہے۔ اور مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔ آپ کی وجہ سے میرے بہت سے کام ادھورے رہ گئے ہیں۔"

اب آپ میرے لئے اتنا کریں کے راستہ چھوڑیں تاکہ میں جائوں۔ اللہ حافظ۔

وہ کہہ کر جلدی سے وہاں سے نکلی۔اور تیز تیز زینوں سے نیچے اترنے لگی۔

دوسری منزل پر آکر باتھ روم میں داخل ہوئی۔۔(اس نے چابی نکلاتے ہوئے ایک اور کام بھی کیا تھا۔۔۔ان نے اپنے پاس موجود کیمیکل کو گلاس میں ڈال دیا تھا۔۔۔ تکہ تفتیش کی صورت میں وہ سچی ثابت ہو۔۔۔)

جبرائیل کیا تم مجھے سن رہے ہو۔وہ منکروفون میں بولی۔

"جی خانم۔۔میں سن رہاہوں۔۔آپ نے تو کمال کر دیا۔"

"جبرائیل کیا تم میرے آنے سے پہلے کچھ کھانے کو منگوالوگے۔۔مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔تمہارے کھڑوس باس کی وجہ سے میں نے ابرا کے گھر بھی کچھ نہیں کھایا سہی سے۔"

(اسراء خانم آپ نے مجھ سے بس یہ کہنا تھا۔ایک بار پھر دانیال اور جبرائیل یہ کہنے پر مجبور تھے کہ وہ پاگل ہے۔۔ویسے خضر بے لائن پر ہیں۔۔شکر کریں کہ ان نے سنا نہیں۔

وہ خولہ کو بتارہا تھا۔۔۔جب خضر کھنکھارا اور بولا تو آواز ہمیشہ کی طرح بھاری اور سرد تھی۔

"اگر میری غیبت ہو گئی ہو تو میں بتادوں کے میں کمرا نمبر دو سو میں مس خولہ کا انتظار کر رہا ہوں۔۔اور وہاں۔۔۔۔"

خولہ نے خضر کی آواز سنتے ہی مئکروفون اتار دیا۔وہ کچھ بتا رہا تھا مگر اس نے نہیں سنا۔۔اسے سنا چاہیے تھا۔۔ایک نمبر کی جلد باز لڑکی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ماضی"

وہ اکیس بائس سال کا لڑکا اور وہ تیرہ سال کی لڑکی جو بے حد ذہین تھی۔۔یوں ہی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔سامنے باسفورس آبنائے تھا۔جو اپنی پر جوش اور ظالم لہروں کو اچھال اچھال کر پھینک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب کہ خولہ خضر کو کہانی سنانے لگی۔

یہ کہانی ہے ایک ویران جزیرہ پر بنے اکلوتے قلعہ کی شہزادی کی جو اس ویران سلطانت کی مالک تھی۔وہ ویران تھی کیونکہ اس کا باپ ایک ظالم انسان تھا۔وہ اپنی رعایا کو معمولی غلطیوں پر قتل کر دیتا۔

اس پندرہ سالہ شہزادی نے ٹھانی کہ وہ اپنے باپ کے اس ظلم کے خلاف متحد ہو کر لڑے گی۔ عوام کے ساتھ متحد ہو کر۔اس نے چھوٹی چھوٹی کوششیں شروع کیں۔

سب سے پہلے اس نے سوچا کہ وہ ان لوگوں سے بات کرے گی جو اس سے محبت کرتے ہوں۔۔وہ انہیں ڈھونڈنے لگی۔ مگر پھر اسے پتا چلا کے اس کے پاس تو محبت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔۔

البتہ پھر اس نے کچھ وقت کے لیے انتظار کرنے کا سوچا۔۔۔چند سال بعد وہ بیس برس کی ہو گئی تو اس وقت تک اس کا باپ نہیں بدلہ۔۔

آہستہ آہستہ لوگ یہ جگہ ہی چھوڑ کر جانے لگے۔ایک دن اس نے ایک خوبصورت نوجوان قیدی کو دیکھا۔۔جو چوبیں پچیس سال کا تھا۔۔وہ اس رات چپکے سے قید خانے میں گئی۔ سپاہی جس وقت جگہ تبدیل کر رہے تھے اس وقت وہ خاموشی سے داخل ہوئی۔۔۔وہ لڑکا اس شہزادی کو دیکھ کر دھنک رہ گیا۔

پھر اس شہزادی نے اسے کچھ کھانا دیا۔۔

www.novelsclubb.com

اور یقین دلایا کہ وہ اسے آزاد کرا لے گی۔ شہزادی ذہین تھی مگر معصوم تھی۔۔ بہادر تھی مگر رحم دل تھی۔ اگلے دن جب ظالم باپ اس لڑکے کو پھانسی دینے لگا تو وہ باپ کے آگے ڈٹ گئی۔۔ اور ذہانت سے بولی۔

بابا جان یہ مر کر کسی کو فائدہ نہیں دے گا۔۔ اگر یہ میرا غلام بنا دیا جائے تو ساری زندگی اسے اس کے کیئے کی سزا ملتی رہی گی۔۔

وہ جابر باپ نہیں مانا مگر پھر بھی شہزادی نے منت سماجت کے بعد اپنی بات منوا لی۔۔۔ وہ لڑکا جب اس کے پاس آیا تو نجانے کیوں شہزادی کو لگا کہ اسے وہ اچھا لگتا ہے۔۔ اور چونکہ میں نے اس کی مدد کی ہے تو وہ میری بھی کرے گا۔۔

پھر اس شہزادی نے ساری بات اس سے کی۔۔۔ مگر وہ تھی تو واقعہ معصوم۔ اس لیے اس لڑکے کو اپنا ہمدرد سمجھا۔ لیکن وہ ایک دھوکے باز تھا۔ اس نے بڑی ہوشیاری سے بادشاہ کو زہر دیا۔ اور وہ زہر اس نے شہزادی کے ہاتھوں دیا۔ سب وہاں موجود تھے۔۔ پھر کیا تھا۔ ظالم بادشاہ مر گیا۔۔ اور وہ لڑکا بادشاہ بن گیا اور اس شہزادی کو قید خانے میں ڈال دیا۔

www.novelsclubb.com

اس رات جب شہزادی کا موم سا دل برف بن گیا۔۔وہ رحم دل معصوم شہزادی ظلم اور جابر بن گئی بلکل اپنے باپ کی طرح۔

وہ قید خانے کا خوفیہ راستہ جانتی تھی۔۔شہزادی وہاں سے بھگ کر نئے بادشاہ کے کمرے میں آئی۔۔

جو اقتدار کے نشے میں مدہوش تھا۔ایک خنجر جو ظلم شہزادی نے اس کے سینے پے اتارا تھا مگر لکھوں زخم شہزادی کے جسم کو چھلنی کر گئے۔۔۔

کیونکہ اسے ٹھکرایا گیا۔اس کی رحم دلی کا فائدہ اٹھایا گیا۔پھر اس نے ایک کاغذ پر اپنے ملکہ ہونے کا اعلان کیا۔۔اور اس پر مہر لگادی۔۔ایک اور کاغذ پر اس موت کو خود کشی لکھا اور وہاں رکھ کر واپس قیدی بن گئی۔

صبح وزیر اور سپاہیوں نے وہ سب دیکھ کر شہزادی کو نکالا۔۔

اور عوام کو بلایا۔۔اور آج پھر سے ان لوگوں پر ایک ظالم حکمران مسلط کر دیا گیا۔۔

مگر فرق یہ تھا کہ وہ مظلوم کے لیے ہمدرد اور ظالم کے لیے سر درد تھی۔۔

اور اسی وجہ سے اس نے اس ویران جگہ کو ایک خوبصورت سلطنت میں بدل دیا۔

کہانی ختم۔۔ خولہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے لکھی ہے۔۔" خضر نے سپاٹ انداز میں پوچھا۔

"نہیں میں کہانیاں لکھتی نہیں، کھیلتی ہوں۔۔"

وہ دونوں ہاتھوں پر ہتھیلی جمائے سامنے دیکھتی کہ رہی تھی۔

"کھیلتی ہو۔۔" خضر نے آبرو اچکا کر پوچھا۔

"میں ایسی ہزار کہانیاں ابھی بنا سکتی ہوں۔۔" لوگ سمجھتے ہوں گے مجھے پاگل اور شاید تم بھی مگر میں اپنی کہانیاں بنا کر پھرا نہیں اکیلے کھلتی ہوں۔ کیونکہ میرے پاس بہت سے کردار ہیں جو میرے ارد گرد رہتے ہیں۔۔ جو مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ "ویسے اچھی تھی نا۔"

وہ سوالیہ نظروں سے خضر کو دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

بلکل بھی نہیں،نہایت فضول قسم کی کہانی تھی یہ۔وہ سرد مہری سے کہتا وہاں سے چلا گیا۔اور قدیم شہزادی وہاں بیٹھ کر ایک نئ کہانی کو تدبیر دینے لگی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

"حال"

خولہ ٹھیک دس منٹ بعد کمرا نمبر دو سو میں داخل ہوئی۔۔۔اس کے ہاتھ میں سرخ پھولوں سے بھرا گلدان تھا۔۔۔سیاہ گلدان۔

خولہ کو لگا کہ اب انہیں یہاں سے جانا ہے مگر نہیں خضر کی بات جو اس نے نہیں سنی اسے سنی چاہئے تھی۔۔۔

اس نے بیل دینے کی زحمت تک نا کی کارڈ سکین کیا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔قدیم شہزادی نے قدم بڑھانا چاہا مگر اس کے قدم تو ایک بار پھر زنجیر ہو چکے تھے۔۔وہ منظر دیکھ کر جو سامنے نظر آ رہا تھا۔۔

وہ بیٹ مین وہاں صوفے پر بیٹھا سگرٹ پھونک رہا تھا۔اور وہ لڑکی۔۔وہ لڑکی خضر کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

اس کو دیکھ کر بیٹ مین نے ایک مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی۔۔

خولہ خضر سے نظر نہیں ملانا چاہتی تھی۔۔ مگر نظریں تھیں کہ اس سے ہٹ ہی نہیں رہیں تھیں۔۔ وہ قدم اٹھا کر آگے بڑھی اور ایک جگہ گلدان کو رکھ دیا۔۔

"تمہاری سیکرٹری بہت خوبصورت ہے خضر۔۔۔ بیٹ مین کے یہ الفاظ خولہ کے کانوں میں سیسے کی طرح داخل ہوئے۔ "کاش وہ اپنے فرئضہ پر نا ہوتی تو منہ توڑ دیتی اس کا۔۔۔ مگر خضر جہان کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں پڑا وہ مسلسل اپنے سامنے پڑی شطرنج کو دیکھ رہا تھا گو کہ اگلی چال چلنے کا سوچ رہا ہو۔۔

اور پھر مقابل کی ملکہ کو مات دیتے بہت ہی سرد انداز میں خضر گویا ہوا۔۔۔ "جب ہر دوسری عورت تمہاری نظروں میں اٹکنے لگے تو تمہیں خود سے اور اپنے انجام سے ڈرنا چاہیے کیونکہ پھر تم دنیا کے کمزور اور بے وقوف انسان ہو گے۔۔"

ہاہاہاہا۔۔۔ اس بیٹ مین نے قہقہہ لگا کر ہوریا کو دیکھا۔۔۔

"تمہیں پتا ہے ہوریا اگر مجھے تمہارے یا خزلین میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہو تو میں ہزلیین کو چن لوں گا۔۔۔ مگر تم۔۔" اس نے بات ادھوری چھوڑی اور بے زاریت سے اسے دیکھا۔

ہوریا کا ضبط سے چہرہ لال پڑ چکا تھا۔

خولہ نے بھی اپنی مٹھی بھینچ لی۔۔

"ہاں وہ اس قابل ہے کہ اس کا انتخاب کیا جائے۔۔ لیکن اس کا حق صرف مجھے ہے۔" خضر کھیل ختم کرتے ہوئے بولا۔۔ لہجہ کرخت تھا۔

خولہ کو لگا اسے وہاں سے چلے جانا چاہیے مگر پھر ہوریا نے اسے پکارا۔

"سنو لڑکی مجھے وہ جوس پکڑاؤ۔۔۔ وہ اسے حکم دے کر اس پر اپنی برتری ثابت کر رہی تھی۔۔" وہ شدید غصے میں معلوم ہوتی تھی۔

www.novelsclubb.com

خولہ کی برداشت ختم ہو رہی تھی۔ اس وقت وہ اس لڑکی کا وجود برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔ اسے لگا یہ وہی سیلینہ ہے جو آج صبح سے اس کے اور خضر کے بیچ جھگڑے کا سبب بنی ہے۔

خولہ جوس اٹھا کر پلٹی ہی تھی کہ اس نے ہوریا کو دیکھا جو خضر جہان کا ہاتھ تھامے کچھ کہہ رہی تھی۔

"پلیز خضر مان جاؤ، پلز اس میں کیا حرج ہے دیکھو میں تم دونوں کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوں گی۔۔ میرے بابا۔۔۔ وہ کچھ بولتے بولتے رک گئ۔۔

خولہ جو اسے جوس پکڑانے لگی تھی اس کا ہاتھ خضر کے ہاتھ پر دیکھ کر اپنا ضبط کھونے لگی۔۔اس پر خضر نے نگا اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

پھر اس کی نظریں خضر جہان سے ٹکریں۔۔۔اسے لگا کہ وہ سنبھل نہیں سکتی اور جوس گرتے گرتے بچا۔ مگر کچھ چھینٹے اس لڑکی کی شرٹ پر جا گرے۔

"واٹ دی ہیل۔۔" اور پٹاخ۔ایک زوردار چانٹا خولہ کے منہ پر مقابل سے مارا گیا۔

www.novelsclubb.com

خولہ کے ہاتھ سے جوس چھوٹ گیا۔اور زمین پر کانچ ہی کانچ بکھر گیا۔اس کی حالت سے لگتا تھا کہ وہ اس لڑکی کا قتل کر دے گی۔ مگر وہ ذاتیات کو کام میں نہیں لاتی۔اور بہت صبر سے خولہ نے اس لڑکی کو دیکھا اور بولی تو آواز بہت نرم تھی۔

"سوری میں دوسرا لا دیتی ہوں۔۔۔"

خضر جہان جو خود بھی ضبط کی انتہا پر تھا۔۔زور سے اپنی مٹھیاں بھینچ گیا۔

"کوئی ضرورت نہیں گیٹ لوسٹ۔۔۔وہ پھنکاری۔"

"او کے۔۔"

اور یہ کہ کر وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔ جلدی جتنا ممکن تھا اتنا جلدی۔ وہ اس سے زیادہ اپنی ذلت برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ آج اس لڑکی کی وجہ سے وہ صبح سے ذلیل ہو رہی تھی۔۔اور یہ تھپڑ انتہاہ تھی۔ خولہ نے بہت مشکل سے اپنا ہاتھ روکا تھا۔ غصے اور ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں مگر مجال ہے کہ ایک قطرہ آنسو جو اس کی آنکھ سے نکلا ہو۔

www.novelsclubb.com

--☆☆--

"تم پاگل ہو ہو رہا۔۔۔ تم ہم دونوں کا غصہ ایک معصوم لڑکی پر کیوں اتار رہی ہو۔۔۔"پاگل ہو گیا۔۔"دراصل تم اس قابل ہی نہیں کہ تمہیں معاف کرنے کا سوچا جائے۔۔"وہ بیٹ مین بولا تھا۔۔

خضر نے ایک کاٹ دار نظر ہوریا پر ڈالی اور پھر سپاٹ انداز میں بولا۔۔

"تم۔۔۔ایک نہایت بے وقوف لڑکی ہو جو اپنے آپ پر ضبط ہی نا رکھ سکے وہ اور کیا کرے گی۔۔۔"

پھر وہاں چند ثانیے کو بحث جاری رہی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہواؤں کا زور اس جگہ کی پر اسرایت کو بڑھا رہا تھا، ماحول میں خنکی تھی اور عجب خوف بھی۔رات کا شاید پہلا پہر تھا نو بجے تھے۔

خولہ اُسی وقت ہوٹل کی بیک سائیڈ سے باہر نکل گئی تھی۔اور اب وہ ایک خاموش تارکول کی سیاہ سڑک پے چل رہی تھی۔یہاں سڑکیں بے پناسنسان تھیں۔مگر اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔وہ بس چلتی جا رہی تھی۔۔اسے خود پر کنڑول کرنا تھا۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ غلط جگہ آ گئی ہے۔وہ اونچی نیچی ٹیلئوں والی سڑک تھی۔اور اطراف میں جنگل۔

اس نے مائکروفون ڈسٹبن میں ڈال دیا تھا۔۔تاکہ اس سے کوئی رابطہ نا کرے۔۔۔وہ غصہ میں تھی۔۔۔پھر وہ چلتی گئی۔۔۔اسے ماں کی یاد آرہی تھی۔۔وہ ایک پتھر پر بیٹھ گئی۔۔

"اللہ تعالیٰ آخر میری ماں نے ایسا کیا کیا تھا جس کی سزا میں مجھے سزا مل رہی ہے۔۔اللہ میرے بابا۔۔اللہ پلزا گر وہ زندہ ہیں تو مجھے ان سے ملوادیں پلزاللہ تعالیٰ نانا چلے گئے ہیں ماما کے پاس۔۔اب مجھے بابا کی ضرورت ہے۔۔

میرے اللہ مجھے بس آپ کی ضرورت ہے۔۔۔اچھا مجھے ماما بابا نا دیں بس آپ میرے رہے میرے اللہ۔خاموش اور بزرگ درختوں سے لے کر اس قدیم شہزدی کے اطراف موجود ہر شہ اس کی اس عجیز انادعا پر رحمدلی سے اسے تک رہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی محبت اہم ہے اللہ آپ کی مدد چاہیئے۔۔مجھے اکیلا نا چھوڑنا اللہ میرا آپ کے سوا کوئی نہیں۔۔میں آپ کو بتا رہی ہوں کوئی بات نہیں آپ مجھے کچھ نا دیں لیکن آپ میرے رہیں۔۔اللہ آپ کو پتا ہے مجھے ممی یاد آرہی ہیں لیکن مجھے پتا ہے وہ اب نہیں آئیں گی۔۔بابا بھی نہیں آئیں گے۔کوئی نہیں آئے گا

۔۔۔"وہ ایسے ہی اللہ سے باتیں کر رہی تھی۔ پھر آنسو اور غصہ دونوں تھمنے لگے۔۔

اگلے ہی لمحہ کسی خیال کے تحت اس نے فون نکالا۔اس نے آن کیا تو جبرائیل، آدم اور ایک انون، نمبر کی بہت سی مس کالز لگیں تھیں۔ پھر خولہ نے آدم کو فون ملایا۔۔اور پہلی ہی بیل پر فون اٹھالیا گیا۔ جیسے وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

اسلام علیکم آدم صالح۔۔وہ تھکی تھکی سی بولی۔

"کہاں ہو۔۔"آدم نے سلام کا جواب دئے بغیر پوچھا۔اس آواز میں پریشانی صاف ظاہر تھی۔۔

"معلوم نہیں۔۔شاید کوئی جنگل ہے یہاں اطراف میں۔"

"اسراء تمہیں معلوم ہے کہ اس وقت تم بالکل بھی اچھی جگہ نہیں ہو۔۔پانچ منٹ میں خضر آئے گا۔اس کے ساتھ جلدی گھر جاؤ۔۔۔میں بعد میں بات کرتا ہوں۔"اور آدم نے فون بند کر دیا۔

خولہ کو یہ سب عجیب لگ رہا تھا۔اب کہ غصہ بالکل ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔

پھر اسے اپنے ارد گرد کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔وہ کہ اب اس سیاہ سڑک پر چلتی جا رہی تھی۔۔ مگر پیچھا کیسے جانے کہ احساس سے خولہ نے فوراً اپنا چھوٹا سا چاکو نکال لیا۔۔دئیں کان نے دائیں جانب کسی آواز کو سنتے اسے محتاط رہنے کا حکم دیا۔۔جب دائیں کان کی سنی تو بائیں نے اشارہ کیا کے دشمن اس طرف ہے،

مگر پھر اس کے تمام عصاِ حس نے ایک ساتھ خطرہ کی خولناک گھنٹیاں بجائیں۔۔

خولہ دائیں پلٹی اور پھر بائیں۔۔پھر سب حیال جھٹکتی ہاتھ چاکو پر رکھے یوں ہی چلنے لگی جبھی اچانک ایک تیز رفتار گاڑی اس کی طرف آتی دیکھائی دی۔وہ روڈ پر چل رہی تھی۔اس کے قدم منجمند ہوئے۔۔۔ایک فلیش چمکا۔بہت سی آوازیں تھیں۔۔۔مدد کی دردناک پکار وہ چل رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"شہزادی کو واپس آنا ہے،آپ کو آنا ہو گا۔۔آوازیں بڑھ چکی تھیں خاموش جنگل اب مختلف آوازوں اور چنگھڑوں سے گونج اٹھا تھا۔" مدد کی ایک دردناک آواز۔۔

گاڑی اس کے بہت قریب تھی تبھی کسی نے اسے ایک دم اپنی جانب کھینچا۔ جو خنجر خولہ کے ہاتھ میں تھا یوں پلٹنے کی وجہ سے وہ مقابل کے کندھے میں نصب ہوا۔

"پاگل ہو گیا۔ کیوں آئی ہو یہاں۔۔" خضر اپنے زخم کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔۔ جیسے اسے تکلیف ہوئی نا ہو۔۔ خضر کی آواز کے ساتھ ہی باقی تمام آوازیں خاموش ہو گئیں۔۔۔ ہر سو سکوت چھا گیا۔ جیسے طوفان تھم گیا ہو۔۔

مگر خولہ ساکت تھی اس کا ہاتھ اب بھی خنجر پر تھا۔ آنکھوں کی پتلیاں ٹھہر گئی تھیں۔۔ بے یقینی، خوف کیا تھا اس کی آنکھوں میں سمجھنا مشکل ہو گیا تھا۔۔ پھر اس نے نظر اٹھا کر خضر کو دیکھا۔۔ ان نیلی انکھوں میں جو اس پر برہم ہو رہی تھیں۔۔ مگر رحم کے ساتھ۔ جو شاید اس سے سوال کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں نے اپنے ہاتھوں سے اسے مارا۔۔"

"نہیں مگر م۔۔ میں نے جان کر نہیں کیا۔۔" وہ یہ کہنا چاہتی تھی مگر زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔

وہ غصہ تھی اس پر مگر اتنا نہیں کہ اسے یوں تکلیف پہنچائے،ایک لمحہ صرف ایک لمحہ لگا اسے پگھلنے میں۔اور پھر اس کے سامنے خضر جہان تھا۔اور خولہ جو کوئی مجسمہ بنی ہوئی تھی۔۔جب خضر نے اسے پکارا۔۔"خولہ۔۔"بس پھر وہ چھوٹے بچوں کی طرح اس سے لپٹ کر رونے لگی۔وہ پھوٹ پھوٹ کر اتنی زور سے روئی کہ اس خاموش جگہ پر اب فقت اس کے رونے کی آواز تھی۔

"ای ایم سوری خضر میں نے جان کر نہیں مارا۔"اپرا میس میں آپ کو تکلیف نہیں پہچا سکتی۔۔"خضرر ر۔۔۔اس نے ایک نظر اس کا بہتا خون دیکھا اور پھر رونے لگی۔۔اسے سلیمان یعنی خضر کو مارے گئے تھپڑ کا بھی دکھ تھا۔

’’میں نے جان کر نہیں مارا۔"

"کاش میں تمہیں بتا سکتا کہ تم مجھے پہلے ہی مار چکی ہو۔"اس نے دل ہی دل میں ماضی کے چند المناک منظروں کو محسوس کیا۔

"پاگل لڑکی معافی کے لیے جگہ اور وقت دونوں سہی نہیں ہیں۔"چلو۔۔"وہ اسے گاڑی تک لے آیا۔۔

www.novelsclubb.com

اب کہ خولہ خاموش تھی۔ مگر یہ آنکھیں جو اپنے اندر ایک سمندر رکھتیں تھیں مسلسل بہہ رہی تھیں۔۔ آہ یہ اشک جگر سوز۔۔

پھر اس نے خضر کو اپنا خنجر نکالتے دیکھا۔۔ خضر کی ذرا سی سسکی پر خولہ کا دل دہل گیا۔۔ خولہ نے جلدی سے اپنا سرخ رمال اپنی بیلٹ کی جیب سے نکالا اور اس کو خضر کے زخم پر رکھ دیا۔۔

خضر نے اپنی نیلی آنکھیں اٹھا کر تفتیشی نگاہ سے اس لڑکی کو دیکھا۔ خولہ بھی ساکت سی اسے دیکھے گئی۔۔ کیا خوف کی دیوار پگھل گئی تھی؟ نہیں شاید ابھی تو جنگ کی شروعات تھی۔۔۔

"وہ دونوں موت کے سفر پے سوار ہو چکے تھے۔" ان دونوں نے ایک چناؤ کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب کہ خضر تیز رفتار سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔ اس کے کندھے میں شدید تکلیف تھی مگر شاید زیادہ خولہ کے آنسو اسے الجھن کا شکار کر رہے تھے۔

"خولہ بس کر دو اور کتنا رونا ہے۔"

"میں نے جان کر نہیں مارا۔۔" وہ یہ بات کوئی دو سو مرتبہ دوہرا چکی تھی۔۔ کسی بچے کی طرح جو غلطی سے غلطی کر دیتا ہے۔اور پھر شرمندہ ہوتا ہے۔

"خولہ کوئی بات نہیں بس چپ۔۔" وہ درشتی سے اسے خاموش ہونے کا کہہ رہا تھا۔۔

پندرہ بیس منٹ میں وہ دونوں گھر پہنچ گئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پیرس،

شام کا وقت تھا، سورج ہمیشہ کی طرح آج بھی غروب ہوتے ہوئے ہر عروج کے زوال کی خبر دے رہا تھا۔ ہوائیں کافی ٹھنڈی تھیں۔سیاہ اور سفید کبوتروں کے جھرمٹ اپنے آزاد پر پھڑ پھڑاتے واپس گھروں کو لوٹ رہے تھے۔۔۔ائیفل ٹاور کے ارد گرد معلوم کی بھیڑ تھی۔

اسی ائفل ٹاور کے وسط میں موجود چھوٹی سی گلی میں بنا سیاہ گیٹ والا مراد منشن ہمیشہ کی طرح خاموش اور پر سکون سا اپنی جگہ جم کر کھڑا تھا۔

اسی اثنا میں سبرینہ مراد ہاتھ میں کافی کے دو کاپ اٹھائے ٹیریس میں آتی دیکھائی دیں۔ان نے سیاہ ریشم پے مبنی پیر تک آتا لباس پہن رکھا تھا۔ خضر اور آدم سے ملتے نقوش جوان سا مگر اداس چہرہ۔ خضر سی نیلی آنکھوں کی بجھی جوت لیے وہ مراد پاشا تک ائیں۔

"مراد کافی۔۔"کیا آپ اسے یاد کر رہے ہیں؟ سبرینہ پاشا کو کافی تھماتے ہوئے بولین۔آواز میں فکر واضع تھی۔

سبرینہ وہ دیکھئے۔۔پاشا بازوں لمبا کرتے دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے سامنے کھڑے آئیفل ٹاور کی جانب اشارہ کرتے بولے۔

"آپ جانتی ہیں سبرینہ اس ایک ٹاور کو دیکھنے لکھوں لوگ آتے ہیں، اس لیے نہیں کیونکہ یہ خاص ہے اس لیے کیونکہ یہ ایک راز ہے۔اس کی مدت مکمل ہو چکی ہے لیکن وہ کھڑا ہے۔اس ٹاور کے نیچے بہتی نہر اور نا اس کے اوپر سے گزرتی ہواؤں میں اتنی طاقت ہے کہ اس کو ہلا سکیں۔کیونکہ اس کی جڑیں مضبوط ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

ہمارے دشمن بھی ایسے ہی ہمیں گرانے کی کوشش میں مشغول ہیں، اگر ہم اپنی جڑیں مضبوط کر لیں تو نہیں گریں گے۔ لیکن جڑ کی مضبوطی راز ہے۔ اور کون جانے کے ائفل ٹاور کے نیچے بہتی نہر کے جال میں کیا مدفن ہے۔

"آپ نے بات بدل دی مراد۔۔ خضر کی تربیت آپ نے کی ہے ثابت ہوتا ہے۔ آپ جیسا ہے وہ بالکل۔۔

"وہ آج بھی مجھ سے ناراض ہے۔ اس نے آج بھی مجھے دل سے معاف نہیں کیا مراد۔۔ اور مجھے مددت ہوئی ہے اسے سینے سے لگائے۔ میں آپ کی طرح نہیں ہوں مراد۔۔ اب مجھ سے خضر کی جدائی برداشت نہیں ہوتی اس کا اکھڑپن مجھے اندر ہی اندر جلا رہا ہے۔ اس کی خاموشی۔۔ وہ ایک لفظ نہیں کہتا، اسے کہنا چاہیے۔ مجھ سے شکوہ کرے میں بتاؤں گی کہ میں مجبور تھی۔

www.novelsclubb.com

"سبرینہ کوئی مجبور نہیں ہوتا۔ ہر کوئی قسمت سے جنگ کرتے ہوئے خود کو مظلوم ثابت کرتا ہے، قسمت تو اٹل ہوتی ہے سبرینہ۔۔۔ کیا آپ اس ٹاور کو ہلا سکتی ہیں۔۔ نہیں نا تو اپنی قسمت کو بھی نہیں ہلا سکتیں۔ جو ہونا ہوتا ہے، وہ ہو کہ رہتا ہے۔"

"اس ٹاور کو آپ ہاتھ سے توڑنے کی کوشش کریں گی تو آپ کا ہی ہاتھ زخمی ہو گا۔ پھر آپ خود کو مجبور تو نہیں کہیں گی نا۔ آپ نے کبھی کوشش ہی نہیں کی۔۔

اگر خضر نے فاصلہ رکھا تو آپ نے بھی قدم نہیں بڑھایا۔۔ آپ بھول گئی ہیں کہ یہ وہی خضر ہے جس کو مجھ سے اور خولہ سے بھی نفرت تھی۔۔ اسے سب سے نفرت تھی۔ کیونکہ اگر ہم سب کی کہانی دیکھی جائے تو سب سے زیادہ تکلیفوں سے وہ گزرا ہے۔

"ہم نے خود کوشش کی اس کے دل کو نرم کرنے کی۔۔ کیا آپ نے کی کبھی؟ آپ ماں ہیں ایک بار محبت سے بلائیں گی تو دوڑتا ہوا آئے گا۔ لیکن آپ کی انا آپ کو یہ کرنے نہیں دیتی سبرینہ۔۔ آپ آج بھی صالک کی نفرت میں خضر کو برابر شریک کرتی ہیں۔ آج بھی۔۔ آپ صالک کی غلطی میں خضر کو سزا دے رہی ہیں۔

"میں خضر سے نفرت کیسے کر سکتی ہوں مراد؟" سبرینہ کی آنکھیں نم ہوتی چلی گئیں۔۔

"آپ اس سے محبت کرتی ہیں اور جب محبت کے باوجود اس کا اقرار نا کیا جائے تو تکلیف ہوتی ہے۔ ہم جلد جائیں گے پاکستان اور مجھے امید ہے اس بار آپ اپنے اور خضر کے بیچ کی خلش کو ختم کر دیں گی۔" اس سے پہلی بہت دیر ہو جائے۔۔ مراد پاشا بے حد سنجیدگی سے انہیں کچھ بہت اہم باور کروا رہے تھے۔۔

"میں کوشش کروں گی مراد۔۔ مجھے آج وہ بہت یاد آرہا ہے۔ مجھے۔۔۔ مجھے۔ لگ رہا ہے جیسے وہ تکلیف میں ہے۔ مراد آپ اسے فون کریں پوچھیں کے وہ کیسا ہے۔؟"

"آپ خود کریں کال اسے اچھا لگے گا۔۔" مراد نے کڑوی کافی کا میٹھا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"وہ میری فون اول تو اٹھائے گا نہیں، اور اٹھائی بھی تو سلام کرے گا اور سالار سے بات کرنے کا کہے گا۔"

"آپ کریں۔ اس کا حال پوچھیں۔۔ اور ایک ماں کی طرح بات کریں۔"

مراد آپ کا دل نہیں کرتا اسے ملنے کو۔۔

پلیز سبرینہ میں ابھی اس ٹاپک پے بات نہیں کرنا چاہتا۔۔ سبرینہ کچھ کہنا چاہتی تھیں۔ وہ پاشا کو بھی یاد کرنا چاہتی تھیں کہ اس دنیا میں کوئی آج بھی ان کی تلاش میں ہے۔۔۔ لیکن پاشا نے بات کاٹ دی۔

وہ خضر سے بڑا راز ہیں لیکن کون جانے کے بڑے بڑے ٹاورز کے نیچے رازوں کا آتش فشاں ابل رہا ہوتا ہے۔۔ کون جانے۔

۔۔☆☆۔۔

یہ مراد منشن کے گراؤنڈ فلور پے موجود فرشتے کے کمرہ کا منظر ہے۔

"ہالے تم رو رہی ہو۔ کیا ہوا ہے۔۔" فرشتے نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے کتاب پے جھکی ہالے سے دریافت کیا جس نے فرشتے کو دیکھتے ہی چہرہ جھکا لیا تھا

www.novelsclubb.com

"نن۔۔ نہیں تو۔۔" سیاہ سکارف میں لپٹے چہرہ سے آنسو صاف کرتی۔ اپنا چشمہ انگلی سے سہی کرتی وہ گڑبڑتے ہوئے بولی۔

"تم رو رہی ہو ہالے ابراہیم۔ہوا کیا ہے۔؟"فرشتے جلدی سے اس کے پاس آ کر بیٹھی۔۔

"کچھ خاص نہیں۔بس میں یہ کتاب پڑھ رہی تھی۔تو پڑھتے پڑھتے رونا آ گیا۔۔"وہ پھیکا سا مسکراتے بولی۔

کون سی کتاب ہے۔ذرا دکھاؤ تو۔فرشتے کتاب اٹھاتے ہوئے بولی۔

"کوئی خاص نہیں رہنے دو۔ایک گم نام رائٹر ہے شاید۔۔"ہالے نے یہ کہتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔

فرشتے نے کھلی کتاب کو بند کر کے اس کا نام پڑھنا چاہا مگر اس سے پہلے اس کی نظر ایک جملہ پے پڑی۔۔

"میں رو نہیں رہا می۔۔پیرس کی گلیوں میں ڈھنڈ بھی نہیں ہے۔۔میں زمین پر نہیں سو رہا۔۔میں نہیں رو رہا۔"

فرشتے نے ہولے سے اپنی پلکھیں ٹپٹپائیں۔۔کیا تھا ان الفاظ میں جس نے اس کا دل اپنی مٹھی میں لے لیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

’’میں برا نہیں ہوں، میں نے قتل نہیں کیا ممی، مجھے قاتل مت کہیں۔ میں نے نہیں مارا اپنے بھائی کو۔"

فرشتے کے گلے میں ایک گلٹی ابھر کے معدوم ہوئی۔ کیا وہ کسی رائٹر کے ذہنی تخیلات تھے۔۔ لیکن ان الفاظ میں تو جان تھی، آواز تھی۔ آس پاس کی ہوا رک گئی تھی۔ فرشتے مراد کو وہ جملے جادوئی لگنے لگے تھے۔

’’میں ایک بچہ ہوں ممی۔۔ مجھے اندھیرے سے ڈر لگ رہا ہے۔ بلیک بیڈ وُلف مجھے کھا جائے گا ممی۔۔ پلز مجھے اکیلا مت چھوڑیں۔۔ ممی یہاں بہت سا خون ہے ۔۔ دیکھیں وہاں بھی ہے۔ یہ میں نے نہیں کیا۔ یہ اس نے کیا ہے۔۔ میں نے نہیں کیا مجھے اندھیرے میں مت اکیلا چھوڑیں ممی دروازہ کھولیں پلز۔۔"

یہ کس قسم کی کتاب ہے ہالے۔؟ فرشتے نے ایک دم کتاب بند کی کتاب کی جلد سیاہ تھی بالکل سیاہ جس پے سرخ رنگ سے لکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

“The black bad wolf”

"یہ کس کی کتاب ہے۔۔ کہیں تم نے آدم بھائی کی بک شیلف سے تو نہیں لی ہالے۔؟"

ہالے نے نظریں جھکا لیں۔

"ہاں وہ ہی ایسی فضول کتابیں پڑھتا ہے۔۔یقیناََ یہ اس کے کسی دوست کی کہانی ہو گی۔۔ عجیب ہی ہے،مت پڑھو فضول میں مجھے بھی رونا آرہا ہے اب۔" وہ عجیب بے زاریت سے بولی۔

"وہ مر جائے گا فرشتے۔۔اندر باہر سے۔۔وہ مر جائے گا۔" ہالے نے کتاب اس کے ہاتھ سے لی۔

"اووعینی تم اسے پہلے پڑھ چکی ہو اور پھر سے پڑھ رہی ہو۔" فرشتے متذبذب سی بولی۔

میں اسے اکیسویں مرتبہ پڑھ رہی ہوں فرشتے۔۔ لیکن مورخ نے تاریخ لکھی ہے۔سوال دیے ہیں اور بس۔

www.novelsclubb.com

سوالوں کے جواب تاریخ میں نہیں ہیں۔تاریخ ماضی ہوتا ہے۔۔جبکہ اس کہانی کے مصنف یا مصنفہ نے جواب مستقبل میں رکھے ہیں یعنی اس کتاب کا دوسرا حصہ ہے۔جو مورخ نہیں لکھے گا بلکہ ایک جوتشی لکھے گا۔یا ایک نجومی۔

"The next one is by a Prognosticator or a Soothsayer."

وہ جو مستقبل میں لکھے گا کہانی کا انجام۔۔۔اور وہ ثابت کرے گا کہ وہ نہیں مرا۔۔ بالکہ بلیک بیڈ ولف کا اختتام ہوا ہے۔

یہ سب کہ کر ہالے نے ایک گہرا دم بھرا اور نظر اٹھا کے فرشتے کو دیکھا جو پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

تم فلوسور ہو یا ڈاکٹر؟ ہالے واللہ ہی یہ سب میرے سر کے اوپر سے گزرا ہے۔ دیکھو یہ فضول قسم کی کتابیں مت پڑھو ورانہ تم مریض کا دماغ کھولو گی تو اس کے حال، مستقل میں ہی پھنس جاؤ گی۔ آدم پاگل ہے، عجیب سی کتابیں پڑھتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اور اس پر ہالے دل سے مسکراتے ہوئے بولی۔ "نہیں فرشتے یہ کتاب عجیب نہیں ہے۔ یہ کتاب راز ہے ایک وعدہ ہے کسی ایک روح کا دوسری سے۔"

زینب خالہ کی الماری میں بھی ایک ایسی ہی کتاب ملی تھی مجھے۔۔۔ستاروں کے ایسے پوشیدہ راز کہ میں ایک ڈاکٹر ہو کہ وہ سب نہیں سمجھ پائی تھی۔ وہ تھی

عجیب۔ میں نے واپس اس کو کبھی نہیں کھولا۔۔ کیونکہ ۔۔ہالے نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔

کیونکہ ۔۔ فرشتے نے حیرت سے پوچھا۔

"کچھ نہیں تم یہ بتاؤ کہ ممہت کو قہوہ دیا تھا۔؟" ہالے بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی۔۔

کون سا قہوہ۔؟فرشتے بھی کھڑی ہوئی۔

" بھئی تمہیں معلوم تو ہے وہ رات کو سونے سے پہلے قہوہ ناپیے تو اسے نیند نہیں آتی۔ جاؤ بانا کر دو اسے۔" ہالے مسکراتے ہوئے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔

"میں ہی کیوں۔۔" وہ پیر پٹختی بولی۔

"کیونکہ تم اس کی بیوی ہو۔۔یہ تمہارا فرض ہے "مدام ممہت"۔۔ہالے ہنستے ہوئے اسے چھیڑنے لگی۔

ہالے۔۔فرشتے نے تکیا اٹھا کر اس کی طرف پھینکا اور پیر جھٹکتی کمرے سے باہر آ گئی۔

--☆☆--

www.novelsclubb.com

اسلامہ آباد،

خضر نے گاڑی گھر کے آگے روکی۔خولہ گھر میں داخل ہوتے ہی کچن کی جانب دوڑی۔۔

خضر اپنے کمرے میں آیا اور کوٹ اُتارنا چاہا مگر بے سود۔۔اس سے اپنا بازو تک ہلایا نہیں گیا۔وقتی طور پر درد زرا زیادہ ہو رہا تھا۔۔پھر وہ وہاں ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔اب اسے واقعہ تکلیف ہو رہی تھی۔

''سب تکلیفیں ان معمولی زخموں کی نہیں ہوا کرتیں۔۔۔درد تو ماضی میں کھائی بے رحم چوٹوں کا تھا۔"

وہ آنکھیں موندے گردن پیچھے کو ڈھلکئے ہوئے وہاں صوفے پے بیٹھا تھا جبھی وہ اندر آئی۔

www.novelsclubb.com

"خولہ۔۔۔"کیا کر رہی ہو یہاں۔"خضر اس کی موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے یوں ہی آنکھیں موندے بولا۔۔

"آپ کی پرسنل سیکرٹری ہونے کے ناطے یہ میرا فرض ہے کہ میں آپ کے ہر معاملے میں مداخلت کروں۔۔"اس کا لہجہ اور آنداز یکسر تبدیل تھا۔۔اس قدر سرد جیسے گورمنٹ سکول کی ٹیچر بچہ پے حکم چلاتی ہے۔

خضر نے یک دم آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"اور تم میری پرسنل سیکرٹری کب سے بنی ہو۔۔وہ کن انکھیوں سے اسے دیکھتا زیرے لب مسکرایا۔۔آج زندگی میں پہلی بار کوئی اس کے زخموں پے مرحم رکھ رہا تھا۔آج پہلی مرتبہ کوئی اس کے لیے رویا تھا۔۔

"سلیمان کی پرسنل سیکرٹری مطلب خضر کی سیکرٹری۔"اب آپ قبول کریں یا نہیں۔میں ہی آپ کی پرسنل سیکرٹری ہوں۔

خولہ نے خضر کی ہر چیز پے حق جتایا تھا۔اور سبرینہ مراد نے خضر کو ہر حق سے بری کر دیا تھا۔خود سے جدا کر دیا تھا۔۔۔

محبت اور عورت کے نام سے چڑنے والے انسان کو محبت محسوس ہوئی تھی کبھی اسی حق جتانے کی وجہ سے۔۔۔

"لیکن کبھی کبھی آپ غلط ہوتے ہیں۔۔آپ وقتی جذبات کو محبت کا نام دے کر غلطی کر ڈالتے ہیں۔اور خضر اپنی اس غلطی کو چار سال قبل ہی سدھار چکا تھا۔دل کو سیسے کی دیوار سے جما چکا تھا۔محبت لفظ کو وہ بہت پیچھے چھوڑ آیا تھا۔"

خولہ کے ہاتھ میں گرم پانی کچھ کپڑے اور فرسٹ اڈ کا سامان تھا۔وہ اس کی مرحم پٹی کرنے آئی تھی۔

"اب میں آپ کا زخم دیکھ لوں۔" وہ وہاں چیزیں رکھتے ہوئے بولی۔۔

اس کا خون بھی کافی بہہ رہا تھا۔رومال نے تھوڑا بہت تو روک رکھا تھا۔پھر بھی اس کی سفید شرٹ سرخی مائل ہو چکی تھی۔۔

خضر نے محض کاندھے اچکائے۔۔۔جیسے کہہ رہا ہو، کہ لگا دو یہ زخم تو ظاہری ہے، روح کے زخموں کے مرحم کہاں سے لاؤں۔۔

وہ دونوں اپنے اپنے پُرانے انداز پر لوٹ آئے تھے۔

خولہ کو اب گرم پانی والی پٹیوں سے اس کا خون روکے دیکھا جا سکتا تھا۔اور خضر کہ چہرے پے پھیلی بے پناہ بے زاریت کو بھی۔

وہ نہایت نرم ہاتھوں سے سفید ململ کی پٹیوں کو گرم پانی میں ڈبوتی خضر کے زخم کو صاف کر رہی تھی۔

" یہاں سے نہیں خولہ۔۔۔اچھا اچھا دیکھ کر۔۔ایسے کرو۔۔۔ایسا نہیں۔۔"وہ بولے جا رہا تھا خضر جہان کو کہاں عدت تھی اپنے زخم کسی کو بھی دیکھنے کی۔نا جانے کیوں اس نے خولہ کو مرہم کرنے دی۔۔۔

"اچھا ُرکو یہ یہاں۔۔ایسے۔۔"

"خضر چپ کر جائیں مجھے پتا ہے۔"آنکھوں میں تفتیش لیے وہ حیرت سے اسے دیکھتے بولی۔

"خولہ میں یہ خود کر لیتے تم خامخواہ خود کو تکلیف دے رہی ہو۔"وہ بے زار ہوتا نیلی آنکھوں کو اس ضدی لڑکی پے جمائے بولا۔

خولہ اس کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے خون کو اچھے سے روک رہی تھی۔

"ویسے خضر اتنے زور سے کھینچنے کی ضرورت کیا تھی۔آرام سے بھی مجھے بلا سکتے تھے۔آواز دے دیتے لیکن نہیں آپ کو ہیرو بنا تھا۔وہ لڑکی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہونے والے حادثہ کو یاد کرتی بولی۔

"ہاتھ پیچھے کریں۔وہ خضر کے ہاتھ پے چت لگتے ہوئے بولی۔"جب میں صاف کر رہی ہوں تو بیچ میں مداخلت کرنی ضرور ہے۔اگر اب آپ نے مجھے بیچ میں کوئی لقمہ دیا نا تو پھر دیکھنا۔۔وہ انگلی اٹھاتے برہم آنکھوں سے تنبہ کرتی بولی۔

خضر نے تاسف سے خولہ کی بات پے سر نفی میں ہلایا۔۔۔

خولہ نے محض ایک گہرا دم بھرا اور زخم سینے لگی۔سامنے والے کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔وہ باسفورس آبنائے کی ظالم برف تھا۔۔اور وہ ایسے ہی بے تاثر نگاہوں سے خولہ کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ بہت نرم ہاتھ سے زخم کو ٹانکا لگا رہی تھی جبھی خضر کھنکھارا اور بولا تو آواز میں فکر تھی۔

"تھپڑ زور کا تھا کیا۔؟"سسس۔۔۔آئی کیا کر رہی ہو۔۔وہ کراہ کر بولا۔"

خضر نے خولہ کو کہا ہی تھا کہ اس نے زور سے ٹانکا کھینچا۔اور آخری گرہ لگا کر کھڑی ہو گئی۔۔

"مجھے نیند آرہی ہے، میں چلتی ہوں۔۔وہ دانت پیستے ہوئے بولی اور جانے کے لیے پلٹی،

"روکو خولہ۔"خضر نے سرد مہری سے مگر مدھم آواز میں کہا۔

خولہ کو لگا شاید کہ وہ اب معذرت کرلے مگر نہیں وہ بولا تو صرف اتنا۔۔

"سونے سے پہلے مجھے وہ نشان زدہ مہر لا کر دے دو۔"

وہ لب کھولے کچھ کہنے کے لیے انہیں قدموں پلٹی اور اس سے پہلے وہ کچھ کہتی خضر کھڑے ہوتے ہوئے یک دم کہنے لگا۔۔

www.novelsclubb.com

"کچھ مت کہنا۔۔"پہلے ہی تمہاری طرف میرا بہت سا حساب بنتا ہے۔"

وہ جانتا تھا کہ خولہ کی زبان پر اس وقت کون کون سے القابات ہوں گے۔

مگر وہ خولہ تھی۔۔خاموش رہنا تو اسے آتا ہی نہیں تھا۔

"میں آپ سے ڈرتی نہیں ہوں۔۔"اور جو کچھ آپ نے آج صبح مجھے کہتے سنا وہ ہی سچ تھا۔"آپ واقعہ ایک بدلحاض انسان ہیں۔۔"تاسف بھرے لہجہ میں وہ کہتی افسوس سے گردن ہلا کر رہ گئی۔

جبھی خضر اپنی نیلی انکھوں کا طلسم ہیزل انکھوں میں اتارتے محویت سے بولا۔۔۔"تم مجھ سے واقعی نہیں ڈرتی۔انداز میں وہی سرد پن تھا۔۔"

خضر کے اس سوال پے وہ گھبرا کر واپس پلٹی اور جانے کے لیے قدم بڑھادیئے۔

"اہیٹ یو۔۔۔خولہ۔۔"وہ پیچھے سے پکارا۔

خولہ نے آنکھیں زور سے میچیں اور ایک لمبا سانس خارج کرتے ہوئے بنا پلٹے ہی بولی۔

"میں آپ کے یہ جملہ آپ کو واپس نہیں لوٹاؤں گی۔ سمجھے آپ۔۔"وہ غصے سے کہتی وہاں سے چلی۔

www.novelsclubb.com

خضر جہان کے چہرے پہ ایک تلخ مسکراہٹ ابھری، گو کہ بہت ساز ہر اپنے اندر اتارا۔۔۔وہ جانتا تھا۔وہ جانتا تھا کہ ایک دن وہ یہ الفاظ کہے گی اور اس دن وہ مکمل ٹوٹ جائے گا، بس اسی لیے وہ خود کو مضبوط کر رہا تھا۔

خولہ واپس اس کے کمرے میں آئی تو وہ نہیں تھا۔۔یقیناً وہ کپڑے تبدیل کرنے گیا تھا۔اس نے وہ نشان زدہ مہر، ہلدی والا دودھ اور زخم پہ لگانے والا مرہم جو اس نے صفورا خانم سے بنانا سیکھا تھا۔وہ وہاں سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔اور اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

"ماضی"

خضر اس رات کے بعد خولہ کو صفورا خانم کے گھر چھوڑ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

صفورا خولہ اور خضر کی ممانی تھیں۔۔وہ چاغری محمود کی بیوہ تھیں۔

بابا ازیز کے دو بیٹے تھے ایک سائبر کرائم میں تھا اور دوسرا ترک ایجنٹ۔دونوں ہی شہید تھے۔۔

طاہر کے بابا،ضیاء ہاشمی پاکستان میں ایک بیورو کریٹ کا کیس حل کر رہے تھے۔مگر ایک دن اچانک ان کا کار ایکسیڈنٹ ہو گیا۔۔

طاہر کی ماں بھی ان کے ساتھ تھیں۔

طاہر بہت چھوٹا تھا جب یہ ہوا۔اب کون جانے کے ایکسیڈنٹ ہوا تھا یا پھر کروایا گیا تھا۔پھر صفورا خانم نے ہی اس کی پرورش کی مگر وہ زیادہ تر فرانس ہوتا نانا کے پاس۔اور چاغری محمود اپنے ایک فریضہ پر امریکہ گئے تھے۔جو کام کرنا تھا وہ چاغری بے کر چکے تھے۔۔۔بس اب انہیں واپس آنا تھا مگر پھر وہ کبھی نہیں لوٹے نجانے ایسا کیا ہوا تھا۔۔۔

اس وقت سے صفورا خانم ہلال چاغری اور طاہر ضیاء کی کفالت کر رہی تھیں۔ہلال خولہ سے دو ماہ چھوٹا تھا اور وہ خولہ کا رضاعی بھائی بھی تھا۔

www.novelsclubb.com

جب خولہ کی ماں اس دنیا سے چلی گئیں تو جلال کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کریں۔پھر انہیں نانا نے بتایا تھا کہ صفورا خانم خولہ کی رضاعی ماں بننے کو تیار ہیں۔دو سال خولہ صفورا خانم کے گھر رہی۔وہ اور ہلال اسی لیے رضاعی بہن بھائی تھے۔

پھر بابا ازیز نے جلال سے سعیدہ احمد سے شادی کا کہا جو ایک شہید کی بیوہ تھیں۔۔۔تاکہ خولہ کو ماں اور سعیدہ کو اولاد مل جائے۔ مگر خولہ کو اس کے ننہال کے بارے میں بچپن میں کچھ نہیں بتایا گیا۔سعیدہ ماں کو سختی سے منع تھا۔خولہ کو ان نے بالکل ماں کی طرح پالا۔۔

خولہ یہ تو جانتی تھی کہ اس کو دودھ پلانے والی عورت کوئی اور تھیں۔ مگر وہ صفورا ہیں یہ اسے یہاں آکر پتا چلا۔

ہلال اور وہ بلکل ٹوم اینڈ جیری تھے۔۔ویسے آپس میں لڑتے مگر کوئی تیسرا آتا تو ٹیم اپ ہو جاتے۔اور رہا طاہر تو وہ تو خولہ کا بسٹ برو تھا۔۔۔

آج اسے ترکی آئے مہینہ ہو چکا تھا۔وہ وہاں صفورا خانم کے گھر ایڈجسٹ ہو چکی تھی۔کیونکہ وہ اس کی رضاعی ماں تھیں تو ان دونوں کی آپس میں بہت ایموشنل اٹیچمنٹ تھی۔

www.novelsclubb.com

خولہ کو انہیں دیکھ کر خواب والی عورت یاد آتی تھیں۔وہ صفورا خانم سے بے خد محبت کرتی تھی۔وہاں وہ آزاد تھی۔وہاں اسے محبت بھی ملتی۔

اور یہ بہت بڑی بات تھی۔۔۔اب خولہ کو صفورا خانم کے ساتھ فرانس جانا تھا۔۔نانا چاہتے تھے کہ وہ وہاں پڑھے۔

آج ہلال اور وہ کھیل رہے تھے کہ صفورا خانم اسے اپنے ساتھ بازار لے گئیں۔۔۔خولہ نے سوچا کے کیوں نا ہلال کہ لیے کچھ پلین کیا جائے۔

--☆☆--

"اوپر والا کمرا۔۔۔"

اس کے دماغ میں ایک ترکیب آئی اور وہ دوڑتی ہوئی اوپر آئی۔۔

نیچے شاید فون بج رہا تھا۔ مگر وہ اوپر تھی اور آواز نہیں آرہی تھی۔۔ٹھیک پندرہ منٹ بعد دروازہ زور سے کھٹکھٹایا جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

خولہ جو رسی کو کس رہی تھی ایک دم کھڑی ہوئی۔اتنی جلدی آگیا حیزو۔وہ سب ہلال کو ایسے ہی بلاتے تھے۔پھر کسی نے دروازہ کھولا اور

سارا پانی اس کے اوپر گر گیا جس میں بہت سے رنگ تھے۔جس کی وجہ سے وہ پورا رنگین ہو چکا تھا۔

دروازہ مکمل کھلنے پر چہرہ واضع ہوا۔۔وہ خضر تھا۔

اس کو یوں رنگین دیکھ خولہ وہیں زمین پر التی پلتی مار کر بیٹھ گئی۔۔اور پھر منہ پر ہاتھ رکھے بے تحاشا ہنسنے لگی۔۔ کھی۔۔ کھی۔ کھی۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے خولہ۔"کیا کر رہی ہو یہاں۔"خضر جہان کے سر سراتے بھری لہجہ نے اس کی ہنسی روک دی۔

اصل میں تو خضر بھا۔وہ پھر سے بولتے بولتے رکی۔

"یہ سب تو میں نے حیزو کے لیے کیا تھا۔"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔"اور آپ نے یہ کیوں اٹھائی ہے۔۔"خولہ کا اشارہ خضر کے ہاتھ میں پکڑی گن کی طرف تھا۔

www.novelsclubb.com

"خولہ یہ کیا ہے۔"وہ پستول اس کے ماتھے پر رکھتے ہوئے بولا۔۔

"یہ گن ہے جس سے میری کہانی کا ویلن ہیرو کو مار دیتا ہے،اور ہیروئن ویلن کو، انتقام میں۔۔"وہ بڑے مزے سے بولی۔

کہنے کو وہ تیرہ سال کی تھی لیکن وہ عام بچوں سے بالکل مختلف تھی۔۔دو دفعہ گلی میں لڑکوں کو پیٹ چکی تھی ہلال کی وجہ سے۔۔

(ایک دن کسی نے ہلال سے گیند لی وہ وہاں کھڑا رو رہا تھا۔۔

وہ خولہ کو ہمیشہ ہیزل کہتا۔خولہ کے سوال پے ہلال نے بتایا کہ الیاس اس کی گیند لے گیا۔

خولہ نے پیار سے کہا لوٹا دو۔۔مگر الیاس نے خولہ کو ہلکہ سا دھکا دیا۔۔پھر خولہ نے اتنا پیٹا کے اس کی ممی نے صفورا خانم کو شکایت کی۔۔

ان نے خولہ کو پیار سے سمجھایا مگر وہ ہر بات خضر کو ضرور بتاتی تھیں۔۔کیونکہ وہ بتائیں یا نہ بتائیں خضر کے بہت سے چمچے تھے اس گھر میں۔۔)

www.novelsclubb.com

"اور اگر میں یہ تم پر چلا دوں تو۔۔وہ گن کو ماتھے پر دباتے ہوئے بولا۔۔"

'تو کیا۔۔۔"میں مر جاؤں گی اور پھر آپ جیل چلے جائیں گے۔۔مگر میں نہیں چاہتی آپ جیل جائیں اس لیے اس کو ہٹا دیں۔"

"تمہیں ڈر نہیں لگتا۔۔بڑی بہادر ہو"خضر نے گن ہٹاتے ہوئے کہا۔

" بلکل نہیں، گن سے نہیں لگتا۔ "آ۔۔اا۔۔آپ سے بھی نہیں لگتا۔۔وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔۔

واقعہ نہیں لگتا ہیزل وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔اب کہ خولہ کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آنے لگے۔

"ت۔۔۔تت۔۔تم سے بھی نہیں لگتا۔۔"خولہ نظریں چراتے ہوئے غصے سے بولی۔

سہی۔۔اب میری بات کان کھول کے سنو۔پیرس جا کر تمہیں صرف چند دن فرشتے، سالار اور نانا ملیں گے۔خضر نے دو قدم اس کی جانب بڑھاتے کہا۔جس پے خولہ پیچھے ہوئی اور وہاں پڑی کرسی پے بیٹھ گئی۔

یہ تمہاری سزا ہے۔۔۔تم نے جتنا تنگ کیا ہے نا اب تم پڑھو گی اور خود ہلال اور ماں کا خیال رکھو گی۔ سمجھ آئی۔

خولہ نے اثبات میں سر ہلایا۔اور پھر اس کی خوبصورت آنکھیں برسنے لگیں۔۔

(صفورا خانم نے گھر فون کی تھی مگر خولہ نے نہیں اٹھایا اسی لیے ان نے خضر کو بیجھا تھا۔ وہ پریشان ہو گیا تھا، بس اسی لیے یوں پستول لیے آیا تھا۔ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ سب خولہ کے پیچھے ہیں البتہ یہ بھی سچ تھا کہ یہاں نہیں آ سکتے۔۔۔ لیکن ایک خوف تو تھا نا۔

"اب رو کیوں رہی ہو۔" خضر اسے روتا دیکھ کر سپاٹ انداز میں بولا۔

"آپ نے میرے ساتھ شادی پلیننگ سے کی تھی تکہ آپ مجھے ہمیشہ ڈانٹ سکیں نا کے میری خفاظت کریں۔۔" وا۔۔ ورنہ مجھے ایسے بھی صفورا خانم کے پاس چھوڑ سکتے تھے نا۔۔۔"

خضر جہان کے ماتھے پر شکنیں پڑنے لگیں۔ لیکن اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ خولہ کی اس بات پر ہنسے یا اسے ڈانٹے۔ وہ کن انکھیوں سے خولہ کو دیکھنے لگا۔۔ جبھی وہ پھر سے بولی۔

"جب میں نانا کے پاس جاؤں گی تو ان سے کہوں گی کہ خضر جہان نے مجھ سے زبردستی شادی کی۔ خالہ کو بھی بتائوں گی۔۔ یہ بھی بتاؤں گی کہ تم مجھے مارنا چاہتے ہو۔"

www.novelsclubb.com

خضر کو برا لگا تھا کیوں۔۔وہ نہیں جانتا تھا۔۔پھر وہ گھٹنوں کے بل وہاں اس کے آگے بیٹھا۔۔بہت نرمی سے خولہ کے ہاتھ تھامے۔۔اور بولا تو لہجہ یکسر تبدیل تھا۔

"خولہ تم بھول جاؤ کے میرے اور تمہارے بیچ ایسا کوئی رشتہ ہے۔دیکھو میں تمہارا کزن بھی تو ہوں اور تم میری رسپونسیبلیٹی ہو۔شادی کرنا میری مجبوری تھی۔۔ہم دونوں اس بات کو بھول جاتے ہیں ٹھیک۔چلو میں تمہیں باہر لے کر چلتا ہوں ائسکریم بھی کھلاؤں گا۔۔"

"پھر نجانے کب ملیں گے ہم۔"یہ بات اس نے سوچی تھی کہی نہیں۔۔لیکن اس سوچ کو خضر نے آتے ساتھ جھٹک دیا۔۔اسے ملنا بھی کیوں تھا اس سے۔

"سچ میں۔۔"وہ روتے ہوئے مسکرای اور عقیدت سے اس کا ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگایا۔۔ترکی راہ کر اس نے بہت کچھ سیکھا تھا۔۔اور یہ رسم تو عقیدت و محبت کا اظہار تھی۔جو اس نے ہلال کو دیکھ دیکھ کر اپنی عادت بنالی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ اتنے برے نہیں ہیں۔اب میں آپ کی شکایت نہیں کروں گی۔میں کپڑے بدل کر آتی ہوں۔۔" وہ کہتی وہاں سے دوڑتی چلی گئی۔۔اور خضر وہاں اپنا ہاتھ دیکھتا ایک گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

"وہ لڑکی اسے اپنا عدی بنا رہی تھی۔" ایک مہینہ میں بہت کچھ بدلا تھا۔بہت کچھ۔۔وہ بھی۔لیکن یہ سب ایسے نہیں ہونا تھا۔ہر چیز میں جذبات شامل ہونے لگے تھے۔یہ غلط تھا۔بہت غلط۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

"مرض"

بستر مرگ پر،اپنا سر تکیے پر ٹکئے،

میں گہری سوچ میں ڈوب گیا،

مجھے اکیلا چھوڑ دو،

مجھے برباد کر کے چھوڑ دو،

رات کے سفر سے تھک کر،

فجر تک جذبے کی لہر میں لکھتے ہوئے،

میں بس یہ ہی کہتا رہا۔۔

مجھے اکیلا چھوڑ دو،

مجھے برباد کر کے چھوڑ دو،

مجھے توڑ دو تکہ میرا محبوب

میرے نادیدہ زخم کی مرہم کرے،

اس نے مجھے بنایا، وہ ہی مجھے

سمیٹے، یہ ہی فلسفہ میں نے اپنایا۔۔

www.novelsclubb.com

یا تو ٹھہرو اور معاف کر دو،

یا، اگر چاہو تو ظالم بنو اور چلے جاؤ۔

مگر یاد کرو بستر مرگ پر،

مرضِ عشق میں مبتلا، مریض

کومزید کیا ستاؤ گے،

اور کتنا رلاؤ گے،

اچھا چلو مجھے ستاؤ اور چاہو

تو خوب رلاؤ، میں رونا ہی تو

چاہتا ہوں، بہت وقت بیتا ہے،

میری آنکھ سے آنسو نہیں نکلا

پچھلے کئیں لمحہ میں نے خشک

آنکھوں میں گزارے،

www.novelsclubb.com

مجھے رلاؤ تاکہ میں اپنے محبوب

کے اور بھی قریب ہو جاؤں۔۔

مجھ سے بھاگو، یعنی مصیبت سے دور رہو۔

حفاظت کا راستہ اختیار کرو،

یعنی اس خطرے سے دور،

میں مریضِ عشق ہوں،

یہ مرض تم کو اپنی لپٹ میں لے لے گا،

ایک جھلک تم کو راکھ کر دے گی،

تجلیِ محبت کو موسیٰ سہہ نہیں سکا

تو تم اور میں کیا۔۔۔

اس مرض کا کوئی علاج نہیں، ہاں مگر مرنا

تو میں کیوں کہوں "اس درد کا علاج کرو"؟

www.novelsclubb.com

اس مرض کی کوئی دوا نہیں،

ہاں مگر دیدارِ یار،

تو کیوں کہوں کہ "اس کا سوال کرو۔؟"

بسترِ مرگ پر، اپنا سر تکیے پر ٹکائے،

اسے اپنے اندر تلاش رہا ہوں۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

پیرس،

"واہ یہاں لوگ اپنے لیے خود قہوہ بھی بناتے ہیں۔"فرشتے کچن میں مہمت کے لیے قہوہ بنانے آئی تھی۔ مگر اسے بناتے دیکھ وہ طنز کرنے سے نا رہی۔

''بسملہ۔۔آیئے۔آیئے۔۔کیا آپ کہ راہ میں سرخ گلابوں کی پتیاں بچھاؤں۔مدام مہمت"(مدام مہمت سے مراد تھا۔مسز مہمت)مدام فرانسیسی میں مسز کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

"میں فرشتے مراد ہوں۔۔ سمجھے تم۔"وہ دانت پیستے ہوئے اس تک آئی۔

"ہائے اب نہیں رہی نا،اب تو میری بیوی بن گئی ہو نا اینجل۔"وہ بھرپور چڑانے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔

''میں نے سو مرتبہ کہا ہے کہ مجھے انجل مت بولا کرو۔ سمجھ نہیں آتی۔"فرشتے اس کو چت لگاتے ہوئے بولی۔

"یار فرشتے میں کیا کروں تمہیں دیکھ کر مجھے سکول والی انجل یاد آتی ہے۔ تمہیں یاد ہے وہ؟ تمہاری کلاس میں تھی۔اور میں اس کے لیے ہیرو تھا۔ویسے ایسے بھی لوگ ہیں جن کو میری قدر ہے۔"

فرشتے قہوہ کے پاس کھڑی اب کہ اس میں چمچ ہلا رہی تھی۔اور ممت کی فضول قسم کی یادیں سن رہی تھی۔

"ہاں یاد ہے، لیکن وہ بلکل بھی میرے جیسی نہیں تھی۔میں زیادہ اچھی ہوں۔وہ نکچڑی، مغرور ہر وقت تمہارے آگے پیچھے منڈلاتی تھی۔۔زہر لگتی ہے مجھے۔"وہ بھی ان ماضی کی یادوں میں غوطہ زن ہوتی خود بھی کئیں سال پیچھے چلی گئی۔

ہاں بھئی میں نے اسے بچایا تھا اس لیے میں ہیرو تھا اس کا اور تمہیں ایک راز کی بات بتاؤں۔وہ مجھے ملی تھی پھر۔اور۔۔

اور۔۔پے فرشتے کی سیٹی واپس آئی اور ہاتھ سامنے پڑی چھری پے گیا۔

اور اس نے مجھے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

“I love you mehmet, will you marry me..”

فرشتے نے ہاتھ میں پکڑی چھری لی اور انہیں قدموں پلٹ کے مہمت کے گلے پے رکھی۔

"تت۔۔ تم نے کیا کہا پھر مہمت ؟" فرشتے کی آنکھوں میں غضب دیکھ مہمت کے دل میں عجیب کمینی سی خوشی ہو رہی تھی۔

فرشتے اتنی پیاری لڑکی کو کوئی نا کر سکتا ہے۔۔ لیکن۔ وہ بول رہا تھا جب پیچھے قہوہ ابل کر پتیلی سے باہر گرا۔۔

فرشتے غصے سے پلٹی اور گرم قہوہ تیزی میں کپ میں انڈیلنے لگی۔ لیکن غصہ کچھ زیادہ ہی تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"آگے تو سن لو فرشتے۔۔"

آئیہھہہ۔۔۔ مہمت کو سنتے ہی اس کا دھیان بھٹکا تھا اور قہوہ ہاتھ پے جا گرا تھا۔۔

"فرشتے یہ کیا کیا؟" وہ جلدی سے آگے بڑھا۔۔

"جہنم میں جاؤ تم اور تمہاری وہ فین اینجل۔۔"فرشتے اسے پیچھے کرتی بھاگتی ہوئی کچن سے چلی گئی۔

مہمت نے جلدی سے قہوہ صاف کیا جو نیچے گرا تھا۔پھر واپس مڑا تو سبرینہ وہاں کھڑی تھیں۔

"کیوں تنگ کرتے ہو میری بیٹی کو۔"وہ بازو لپیٹے اس سے پوچھ رہیں تھیں۔

"خالہ میں نے کیا کیا ہے مذاق کر رہا تھا۔وہ لڑتی ہے مجھ سے۔"مہمت معصوم سی شکل بناتے بولا۔

پاگل ہو تم دونوں ہی۔۔افففف۔۔سبرینہ ایک لمبا سانس بھرتی وہاں سے چلی گئیں۔

www.novelsclubb.com

--☆☆--

اسلام آباد،

"خولہ۔اٹھو۔۔"خولہ اتنی گہری نیند میں کوئی سوتا ہے کیا۔۔"

"ہیزل۔۔"

کوئی اسے اٹھا رہا تھا۔ خولہ نے کروٹ بدلتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ پہلے نظر گھڑی پر پڑی جو رات کے دو بجا رہی تھی۔۔ پھر اس شخص پر جو اس اسے جگا رہا تھا۔

ان دونوں کی نظریں ملیں اگلے ہی لمحہ وہ ہڑ بڑا کر اٹھی۔

"آپ کیا کر رہے ہیں خضر اس وقت۔" وہ ابھی بھی نیند میں تھی۔

"کھانا دے دو۔۔" بھوک لگ رہی ہے۔۔" اٹھو۔۔" وہ اس پے کسی پولیس آفیسر کی طرح حکم چلا رہا تھا۔

خولہ نے اسے دیکھا پھر واپس لیٹی اور منہ پر تکیا رکھتے کہنے لگی۔۔

"میں کیوں دوں خود ہی کھالیں۔"

www.novelsclubb.com

"یہ تمہارا فرض ہے۔ آخر پرسنل سیکرٹری بن گئی ہو میری۔۔ اپنی مرضی سے۔" ہمیشہ کی طرح بیزار آنکھوں کو مخصوص انداز میں گھماتے بولا۔

"اف او۔۔ میں نہیں اٹھ رہی۔۔ وہ کہتی کروٹ بدل گئی۔"

جبھی وہ بیڈ پر آرام سے بیٹھ گیا اور اپنے فون پر نظریں جمائے مصروف انداز میں بولا۔۔۔ٹھیک ہے میں بھی تمہارا اٹر مینیشن لیٹر لکھ رہا ہوں۔

خولہ منہ بسورتے ہوئے بیڈ سے اتری۔۔"استغفر اللہ" کسی کی نیند خراب کرنا کتنی بُری بات ہے۔

موم بتیوں کے سامنے ریشم اور جرجٹ پر مبنی سفید لباس پہنے، لمبے بھورے بالوں والی خوبصورت لڑکی آنکھوں میں طیش لیے مقابل کو کہہ رہی تھی۔

پھر وہ آگے بڑھ کر آئینہ میں اپنے بال باندھنے لگی۔ تبھی اس نے خضر کو وہاں سے جاتے دیکھا۔

"اکڑوں۔۔ بروٹل کنگ۔۔" وہ منہ میں منمنائی۔

سفید لباس پر لونگ سیاہ شال پہن کر وہ کچن میں آئی۔ وہاں کھانا موجود تھا، اس نے گرم کیا اور پھر پلیٹوں میں نکالنے لگی۔

--☆☆--

ادھر خضر کا فون مسلسل بج رہا تھا، ایک دو بار اس نے اسے اگنور کیا مگر پھر اٹھ کر سائیڈ ٹیبل تک آیا جہاں فون کی سیاہ سکرین جگمگا رہی تھی۔

Salar's momy calling....

خضر کے چہرہ پے ایک درد بھری مسکراہٹ ابھری۔۔ کیا اس قدر کمزور تھا ان ماں بیٹے کا رشتہ کہ اس نے سالار کی ماں کے نام سے نمبر سیو کر رکھا تھا۔ کیا کوئی بچہ اپنی ماں سے یوں روٹھ سکتا ہے؟

اس نے فون کاٹنا چاہا مگر نجانے انگلیوں نے بغاوت کرتے ہوئے لال کی جگہ سبز بٹن دبایا۔۔ تھی تو ماں ہی نا۔۔

ماں ایک ایسا رشتہ ہے جس سے انسان کبھی بغاوت نہیں کر سکتا، کیونکہ اس رشتہ کی عقیدت اور محبت انسان کی فطرت ہے۔ اللہ کی صفت محبت کا ایک بہت چھوٹا حصہ ماں کے اندر ہوتا ہے، جبھی اس کے قدموں تلے جنت ہے۔

خضر فون اٹھاتا صوفے تک آیا اور اپنے ازلی بے زار کن انداز میں سلام کیا۔

"اسلام علیکم"

"وعلیکم السلام۔۔ خضر کیسے ہو؟" کچھ شرمندہ اور کچھ حسرت بھرے لہجہ میں کہا گیا یہ جملہ خضر کو اندر تک جلا کر راکھ کر گیا۔

''زندہ ہوں۔ آپ بتائیں کال کا مقصد" اس نے بے دھڑک یہ الفاظ ادا کیے ،جن پے سبرینہ نے اپنی آنکھیں میچ لیں۔

ان دونوں کے دل جل رہے تھے۔ درد میں مبتلا دو وجود اپنی اپنی جگہ مظلوم تھے۔

''خضر۔۔ ماں ہوں تمہاری، کب سے تم سے نا ملی نا بات کی۔۔ تم نے بھی تو خود کبھی۔۔۔

خضر طنز سے مسکرایا اور بات کاٹتے ہوئے بولا۔۔۔" مجھے نہیں لگتا ممی کے ہمارے پاس کچھ ایسا ہے جس پے ہم بات کریں۔ یقیناً بابا نے ہی آپ سے مجھے کال کرنے کا کہا ہو گا۔" وہ سرد مہری سے بولتا سبرینہ کا دل کرچی کرچی کر رہا تھا۔

‘‘خضر۔۔وہ اس سے آگے کچھ نا کہہ سکیں بہت سے گرم آنسو چہرہ کو بھیگونے لگے۔۔"خضر جانتا تھا کہ وہ رو رہی ہیں۔۔لیکن وقت کے ستم نے اسے نا چاہتے ہوئے بھی پتھر کر دیا تھا۔

‘‘ممی اگر آپ کو کوئی خاص بات نہیں کرنی تو میں فون رکھتا ہوں۔۔مجھے کچھ کام ہے۔۔۔"خولہ کے اندر آتے ہی اس نے سبرینہ سے خدا حافظ کہہ کر فون بند کر دیا۔

خولہ بھی خاموشی سے کھانا رکھ کر واپس جانے لگی۔جب وہ شرٹ کے بازو موڑتا عام سے انداز میں بولا:

"تم بھی کھالو۔"

"اچھا آپ کو پتا ہے کہ مروتاً کسی سے کھانے کا پوچھتے ہیں۔۔مجھے لگا کہ آپ کی دنیا میں صرف آئی۔ہیٹ۔یو کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔۔"مجھے بھوک نہیں خود ہی کھالیں۔"خولہ کے اس انداز پے اس نے ایک ڈھنڈھی آہ بھری اور اسے دیکھتے ہوئے بولا:

"سوچ لو پھر نہیں کہوں گا۔"

"نہیں کھانا، نہیں کھانا، نہیں کھانا۔۔"وہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اور خضر محض تاسف سے سر ہلاتا صوفے پہ بیٹھتا آنکھیں موند گیا۔

وہ ایسا نہیں تھا،اسے خود بھی اپنی بے رحمی پہ اشد حیرت ہوتی تھی۔ لیکن اس نے جو زندگی گزاری تھی اس کے بعد وہ کبھی کبھی مسکرا دیتا تھا یہ بھی غنیمت تھی۔ وہ صابر ہی تھا۔ اگر صبر کرنے والا نا ہوتا تو نا امیدی کی انتہا پہ وہ موت کو چن چکا ہوتا۔

لیکن وہ خضر تھا،اور خضر اپنا مقصد کبھی نہیں بھولتا۔۔

--☆☆--

خولہ اپنے کمرے میں آئینے کے سامنے کھڑی خود کو نارمل کر رہی تھی مگر اس کے سامنے تو چاول ناچ رہے تھے۔ گرما گرم سوپ اور پاستا وہ بھی تھے اور میٹھا تو اتنا اچھا لگ رہا تھا۔۔ خولہ نے آنکھیں کھولیں۔۔

"نہیں میں نہیں کھاؤں گی۔ مانا کے بہت لذیذ ہے کھانا اور بھوک سے مر رہی ہوں۔"وہ بے مروت انسان اب نہیں پوچھے گا مگر۔۔ میری کوئی عزت نفس

ہے میں خولہ جلال ہوں۔یہ سائکو۔۔ تیمور جب چاہتے ہیں میری انسیلٹ کرتے ہیں۔میں پتانہیں کیوں پرسنل سیکرٹری بن گئی۔۔"

"کیا مصیبت ہے۔۔وہ سمجھ رہے ہوں گے جیسے میں ان کے لیے مری جارہی ہوں۔۔"

ارے۔۔خولہ۔۔خولہ۔۔ مگر اس وقت جہنم میں جائے یہ اٹیٹویڈ اگر کھانا نہ کھایا تو بھوک سے مر جاؤ گی۔اور میرے مرنے کی خوشی خضر سے زیادہ کس کو ہو گی۔۔ہائے اللہ کیا کروں۔کچن میں چلی جاؤں مگر اس جن نے اٹھ کر آنا ہے۔پھر کہیں گے۔"ہاں جھوٹ بول رہی تھی۔۔بھوک نہیں ہے؟"۔بلا۔بلا۔وہ نقل اتارتے ہوئے بولے جارہی تھی۔ساتھ ہی پورے کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جبھی اس نے اپنے فون کی سکرین کو جلتے بجھتے دیکھا۔۔خولہ نے اٹھایا تو اس پر میسج لگا تھا۔۔

"ڈیئر کزن۔اگر میری بہت سی بُریاں کرلیں ہوں تو کھانا کھالو۔۔"

خولہ کی انگلیاں جلدی جلدی چلنے لگیں۔ نہیں۔ لکھا اور مٹایا پھر لکھا اور مٹایا۔اور دسویں مرتبہ خضر جہان کا پیغام وصول ہوا۔

"تم آرہی ہو یا میں آؤں۔"

"آجائیں۔ میں نہیں آرہی۔"خولہ کی یہ کبھی نا ختم ہونے والی "ناں"۔۔

"ٹھیک ہے دروازہ کھولو۔۔"جواب یک دم دیا گیا تھا۔

خولہ متذبذب سی کھڑکی تک ائی اور جھانکا وہ باہر کھڑا تھا۔۔ساتھ میں ٹرالی کارٹ لیئے۔۔اور کیا لذیذ کھانا تھا۔۔اس کو تو اس بند کمرے میں بھی خوشبو آرہی تھی۔ وہ آنکھیں موندے یوں ہی کھانے کو سوچ رہی تھی جب دروازہ پے دستک سے وہ ہڑبڑائی۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر جلدی سے خولہ نے دروازہ کھولا اور خود بک شیلف سے کتاب نکالنے لگی۔۔وہ مڑی تو خضر وہاں ٹیبل پر کھانا لگا رہا تھا۔ کرسی باہر کو دھکیلتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے وہ اسے حیرت میں دل رہا تھا۔

اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ یہ وہی خضر ہے یا وہ خواب دیکھ رہی ہے۔ وہ بغیر رکے آگے بڑھی اور کرسی پر بیٹھ گئی۔۔

خضر نے سامنے پڑی کرسی کو اٹھایا اور خولہ کے برابر رکھ کر بیٹھ گیا۔

"چلو کھانا شروع کرو۔ مجھے پتا ہے تمہیں بھوک لگی ہے۔ جبرائیل کو فون پر جو کہ رہی تھی میں سن رہا تھا۔ "وہ آیا تھا دینے کھانا۔" پھر میں تمہیں جگانے آیا مگر تم اتنی گہری نیند میں تھی سو میں۔۔۔

خضر نے ایک لقمہ بنایا اور جب نگاہ اٹھا کر دیکھا تو خاموش ہو گیا۔۔ خولہ اپنی پیچیدہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا نہیں لگی بھوک۔۔؟" نوالہ اس کے منہ کے قریب لے جاتے ہوئے بولا۔

خولہ نے وہ نوالہ اس کے ہاتھ سے پکڑا اور خود کھایا اس کے بعد صبح سے بھوکی وہ لڑکی اب کہ خاموشی سے کھا رہی تھی۔ کیونکہ وہ کھانے پر کمپرومائز نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن دماغ خضر جہان میں اٹکا تھا۔

وہ سمجھنے سے کاسر تھی کہ آخر اسے اچانک ہوا کیا۔

کچھ دیر میں اس نے کھانا ختم کیا اور پھر برتن کچن میں لے آئی۔۔کچن سمیٹ کر وہ واپس لوٹی تو خضر کمرے میں ہی تھی۔

خولہ اسے مکمل نظرانداز کر کے آگے بڑھ رہی تھی مگر خضر نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اٹھ کر اس کے سامنے آیا۔۔اب کہ وہ بولا تو آواز ہنوز تبدیل تھی۔۔"ناراض ہو۔۔"

خولہ کو لگا جیسے خصر جہان کچھ دیر کے لیے آدم صالح بن چکا ہو۔۔ملائمیت اور طریقہ تخاطب وہ آدم سا تھا لیکن خولہ جو صبح سے خود پر قابو رکھے ہوئے تھی۔اپنا صبر کھوتے ہوئے تاسف بھرے لہجہ میں بولی:

"خضر جہان آپ نے میری انسیلٹ کی ہے۔۔اور آپ کی دوست نے حد پار کی ہے۔آپ کہ مطابق مجھے آپ کی اچھائی کے قصیدے پڑھنے چاہیں۔۔نہیں آپ کو کیا لگتا ہے میں کون ہوں۔۔آپ نے کہا میں آپ کی پرسنل سیکرٹری بن جائوں۔میرے انکار پر آپ اپنی پرانی دوست کو لنچ پر لے جاتے ہیں۔"

اب کہ خولہ دبی دبی آواز میں چلا رہی تھی۔اور جذبات سے آنکھیں بھیگ رہیں تھیں۔وہ ایسی ہی تھی وہ کینہ نہیں پالتی تھی۔۔۔بات کو کلیر کرتی تھی۔

"پھر جب کسی وجہ سے میں آدم صالح کو میسج کرتی ہوں تو آپ مجھے اس غیر لڑکی کے لیے ڈانٹ دیتے ہیں۔اس کے بعد پتا چلتا ہے کہ خضر جہان خود سلیمان ہیں۔۔اور مجھے خود اغوا کر یا تھا۔اور اس پر آج آپ پلین بدل دیتے ہیں بغیر مجھے بتائے۔ پھر آپ کی وہ دوست میرے منہ پر تھپڑ مار دیتی۔اور آپ۔۔اس بار اس نے خضر کی آنکھوں میں ندامت کو تلاشا مگر اس کی سرد آنکھیں دیکھ کر اسے اور غصہ آیا۔۔

آپ خاموش رہے۔۔خضر جہان آپ کی نظر میں میری کوئی ویلیو ہو یا نہ ہو مگر میری نظر میں بہت ہے۔ میں کوئی لاوارث، بیچاری، مجبور نہیں ہوں۔۔ سمجھے آپ۔وہ کہہ کر چہرہ موڑ گئی شاید اپنے آنسو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

خولہ۔۔خضر نے اس کی تھوڑی پر نرمی سے انگلی رکھتے اس کا چہرہ اپنی جانب کیا۔۔۔"آئی ایم سوری۔"

www.novelsclubb.com

اور یہ کہتے ہوئے اپنے رومال سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا، مگر خولہ نے اپنا چہرہ دوسری جانب کر لیا۔۔پھر رومال اس کے ہاتھ سے لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی،اور خود آنسو صاف کرنے لگی۔۔

"خولہ کہانا سوری۔۔"اب مان جاؤ یار، تم میری عادت خراب کر رہی ہو۔۔خضر جہان کسی کو سوری نہیں کرتا۔"اب تم کیا چاہتی ہو میں تمہارے پاؤں پکڑوں۔"

وہ بے حد متاثر کن انداز میں بول رہا تھا۔۔۔گو کہ بچارا بڑی مشکل سے معافی مانگ رہا ہو۔

"کافی کے دو کپس کے ساتھ ہر چیز کی جسٹیفیکیشان۔"وہ بھیگے چہرے کے ساتھ مسکراتے ہوئے بولی۔بس وہ مان گئی تھی۔کیونکہ مقابل میں خضر جہان تھا۔اور خولہ تو کسی سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتی تھی۔وہ تو پھر اس کا محافظ تھا۔آخر کو وہ خضر تھا۔

"بس۔۔مجھے منظور ہے۔۔"وہ اپنا ہاتھ خولہ کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

خولہ نے اس کا ہاتھ تھاما اور کھڑی ہو گئی۔

کتنا محفوظ احساس ہوتا ہے نا جب آپ کے ہاتھ آپ کے محرم کے ہاتھوں میں ہوں۔۔

ایک عورت کا ہاتھ اس کے باپ، بھائی، شوہر اور بیٹے کے ہاتھ میں ہی خوبصورت اور محفوظ لگتا ہے، ہم نے بہت سے ہاتھوں کو کفن میں لپٹے دیکھا ہے، کیونکہ انجانے میں ان ہاتھوں نے نامحرم کو محافظ جانا تھا۔۔۔

عورت کو اللہ نے محبت سے بنایا ہے، چھپا ہوا۔۔ عورہ۔۔ ایک ایسی شہ جس کے اندر جو چیز ہو گی وہ انتہا پر ہو گی۔۔ اگر محبت ہو گی تو بے انتہا ہو گی۔۔ لیکن اگر نفرت ہو گی تو وہ محبت سے کئیں گنا زیادہ ہو گی۔

ایک لڑکی کو محبت چاہئیے اپنے باپ سے اپنے بھائی سے۔۔ جب اسے ان کے کندھے نصیب نہیں ہوتے تو وہ باہر موجود ہر کندھے کو اپنا سہارا سمجھ لیتی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن یہ ہی عورت اللہ نے بہت وفادار بنائی ہے جس کی وفا کی مثال اگر تمہیں دیکھنی ہے تو: خضرت خدیجہ کو دیکھ لو۔۔ محبت کے سہی معنی جاننے ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کو دیکھو۔

۔۔☆☆۔۔

اگر تم بادلوں اور ہواؤں کے ساتھ ساتھ سفر کرو، اور اگر ہوائیں تمہیں مغرب کی جانب ایشیاء سے افریقہ اور پھر مغرب میں یورپ تک لے ائیں۔۔۔ پھر اگر تم ایک جگہ رکو، کیونکہ ہوائیں تمہیں کچھ دکھانا چائیں۔

تم ایک مشہور شہر کے قدیم حصہ میں اترو یعنی کہ پیرس کی قدیم رومانوی طرز پر بنی بڑی بڑی عمارات میں سے گزرتے گزرتے تم پہنچو اوپیرا کے پاس، گارنیئر محل۔۔(Ópera Garnier) پیرس کا ایک اوپیرا ہاؤس جو قومی تھیٹر ہے ،جس کا مقصد موسیقی، کوریو گرافی اور گیت وشاعری کا مرکز بننا ہے۔ پیرس کے نواں آرونڈیسمنٹ کے ورثے کا ایک اہم عنصر ہے اوپیرا۔۔ یہ پلس دو اوپیرا پر ایونیو ڈی ایل اوپیرا کے شمالی سرے پر اور بہت سے راستوں کے سنگم پر واقع ہے۔ یہ تاریخی مقام ہے جس کی ایک لمبی تاریخ ہے، لیکن ہم اس سے آگے بڑھتے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

یہ جگہ پیرس کی سب سے مہنگی جگہوں میں سے ایک ہے، کچھ فاصلے پے ٹاور ،اور ایک جانب میوزیم وغیرہ ہیں مگر اوپیرا سے آگے بڑھتے جاؤ تو تمام قیمتی اور مہنگے ترین بینڈز کی دکانیں ہیں، جن کو شاید ایک عام انسان بس دیکھ ہی سکتا ہے ،اور ان سب کے بعد تمام حکومتی دافاتر۔ امرہ کی اس سلطنت سے آگے اب

انہیں عمارات کی اوٹ میں بنی ایک قدیم بلینڈ ینگ میں آخر کار تم داخل ہو تو پہلے تمہیں دروازے پر گارڈز نظر آئیں گے، جو یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ عام بلینڈ ینگ نہیں ہے۔

اس کے علاوہ وہاں کافی جدید سیکورٹی ہے۔اب اگر تم اندر داخل ہو اور تیسری منزل کے دوسرے حصہ میں آپہنچو تو تمہیں ایک سیاہ دروازہ نظر آئے گا۔اکلوتا سیاہ گیٹ۔۔۔کیا تم اس کے پار دیکھنا چاہو گے؟

ہاں تم چاہو گے کیونکہ وہاں بہت سی چالیں چلی جارہی تھیں۔وہاں ایک قدیم بساط تھی جس پر انسانی لاشوں کی شطرنج کھیلیں جارہی تھی۔

دنیا میں لوگوں کو اندھا کر کے ان کی زندگیوں گی ڈوریں وہاں موجود طاقتوں کو تھمائی جارہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

اب وہ سیاہ دروازہ کھلا ہے کیونکہ کوئی اندر داخل ہوا ہے۔۔تم بھی چپکے سے ہو۔"ہاں تو وہ ہے ایک وسیع و عریض ایک شاندار کمرا کسی سائنس فکشن مووی کا تصوری کمرہ۔۔جدید ٹیکنالوجی سے بھارا ایک ہائی کلس روم۔۔۔جہاں ایک

لمبی میز بچھی ہے۔ جس کے ارد گرد سیاہ سوٹ ویسٹ میں بہت سے لوگ موجود ہیں۔۔اور وہ سر براہی کرسی پے شان سے براجمان ہے۔۔

"مس الویرا حالات ہمارے کنٹرول سے نکل رہے ہیں، وہ اپنے بچوں میں شعور بیدار کر رہے ہیں۔۔ میں نے کل ہی ایک سکالر کو سنا ہے جس کے مطابق مسلمانوں میں اگر برائی پھیلتی ہے تو اسی مقدار میں اچھائی بھی ابھرتی ہے۔۔ مس الویرا اور یہ بات جھوٹ نہیں ہے۔ مارٹین اپنی بات کہہ کر خاموشی سے کرسی پے پیچھے کو ہو کر بیٹھ گیا۔

ہاہاہا۔۔الویرا نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا۔۔"مارٹین تم ان بیوقوفوں کو نہیں جانتے۔ جن کو شعور ہے ان کی تعداد ہماری فوج کے مقابل چیونٹیاں جتنی ہے۔اور باقی ہمیں کونسپیریسی سمجھتے ہیں۔اس لیے فکر مت کرو۔"

www.novelsclubb.com

"الویرا میں کوئی غلطی برداشت نہیں کروں گا۔۔اور ہمارے خلاف کام کرنے والوں کا جلد پتا کرو۔۔ڈوم میں مقدس قلعہ کا کام فائنل کس کے ساتھ کیا ہے۔؟"ایک بھاری مردانہ آواز نے اس کمرے کے در و دیوار کو بھی متوجہ کیا۔۔

(اگر تمہیں یاد ہو تو خضر کے ہاتھوں بنے شہکار اپنے مالک کے لیے کان بنے مختلف جگہ مقید تھے۔۔)

"یس سر۔۔میں جلد ہی آپ کو اچھی خبر دوں گی۔اور ڈوم والے قعلہ کا کام مراد پاشا کو ہی دیا گیا ہے۔میں انہیں جانتی ہوں ان پے آپ اعتبار کر سکتے ہیں۔۔ان کا بیٹا کافی خاص ہے خیر میں آپ کو سب ڈیٹیلز بعد میں دیتی ہوں۔"

اور اس کے ساتھ وہاں کچھ ثانیے گفتگو جاری رہی۔۔

تم نے دیکھا نا کے کیسے وہ خود کو خدا سمجھے بیٹھے ہیں۔۔یہ انقریب تباہ ہونے والے ہیں۔۔ان کی تباہی کا پروانہ اتر چکا ہے لیکن۔۔۔کیا تمہیں خون کی خوشبو آ رہی ہے۔۔سرخی کے سیاہی میں ملنا کا وقت قریب ہے۔بہت سی جانیں قربان ہوں گی۔دیکھو اپنی آنکھوں کو دور دیکھنے دو۔۔

www.novelsclubb.com

سرخ نہر پوری تاب سے بہہ رہی ہے۔۔بہت نزدیک ہے تباہی، جنگ بہت نزدیک ہے۔۔

--☆☆--

پیرس،

جس ٹیسر میں کچھ دیر قبل پاشا اور سبرینہ بیٹھے دیکھائی دے رہے تھے وہاں اب صرف ایک لڑکی تھی ماصوم سی آنکھوں میں آنسو لیے اپنے جلے ہاتھ پے پھونک مارتی تنہا بیٹھی تھی۔۔

جبھی مہمت ہاتھ میں قہوہ لیے وہاں آیا۔اور خاموشی سے اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"تم رو رہی ہو فرشتے کیا زیادہ درد ہو رہا ہے۔" وہ بے انتہا نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا بولا۔ جس پے فرشتہ نے روتے ہوئے اس کی جناب دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔۔

"اتنے زور سے جلن ہو رہی ہے م۔۔مجھے۔۔پر تمہیں کیا تم تو دوسری لڑکیوں کو بچاتے ہو۔۔" فرشتے نے شکوہ کن لہجہ میں کہتے اپنا ہاتھ جھٹ سے پیچھے کیا۔

"فرشتے کیا تم پلیز ان بچکانہ خرکتوں سے بعض آؤ گی۔۔ تھوڑی سنجیدہ ہو جاؤ فرشتے دنیا بہت ظالم ہے اگر تم یوں ہی معصومیت کا لبادہ اوڑر کھو گی تو فنا ہو جاؤ گی۔"

"میں جانتی ہوں میں جانتی ہوں ممت۔۔۔میں تم سب کی طرح بہادر نہیں ہوں، میں کمزور ہوں مجھے ہمیشہ مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔میں کمزور ہوں میں جانتی ہوں۔" وہ اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں گراتی بولی۔

"فرشتے تم کمزور نہیں ہو۔ سمجھی تم،اور نا ہم سب بہت مضبوط ہیں۔لیکن فرشتے تم نے ایک اور تیج (اوسط) زندگی گزاری ہے۔۔ہم سب نے سفر کیا ہے۔بہت طویل۔۔میں، خولہ، خضر، آدم، ایمان، ہالے ہم سب نے بہت سی مشکلات کا مقابلہ کیا ہے۔۔

ہم سب کے سب تمہاری طرح شفاف نہیں ہیں۔۔لیکن تم فرشتے تم نے اچھی زندگی گزاری ہے اور اللہ کرے آگے بھی ایسا ہو لیکن فرشتے وقت آپ کو وہاں پہنچاتا ہے جہاں آپ کو گمان بھی نہیں ہوتا۔۔

www.novelsclubb.com

جس جنگ میں ہم سب نے قدم رکھا ہے وہ واضع خونی ہے، جہاں درد اور تکلیف ہے۔اس لیے خود کو مضبوط کرو۔تم ہم سب میں ذہین ہو تمہارے پاس وہ ہے جو ہمارے پاس نہیں،اپنی طاقت اپنی ابیلیٹی کو تلاش کرو۔۔خود کو ہم جیسا مت بناؤ۔۔

''تت۔تو مہمت تم مجھے کمزور نہیں سمجھتے۔۔اس کا مطلب تمہاری نظر میں فرشتے مراد ایک بے کار لڑکی نہیں ہے۔؟"وہ بھیگی آنکھوں میں سوال لیے مہمت کو دیکھتے تیز تیز سانسوں کے ساتھ بولی۔

''ہر گز نہیں پیاری تم بہت اچھی ہو بہت۔۔اور مہمت کون ہوتا ہے تمہیں کمزور سمجھنے والا۔مہمت تمہارے ساتھ ہے فرشتے۔۔چلو اب قہوہ پی لو۔۔یہ ڈھنڈا ہو رہا ہے۔چلو میری مچھلی اب مسکرا بھی دو روتے ہوئے تم کچھ الگ رہی ہو۔۔"

اور اس پے وہ اپنے آنسو صاف کرتی مسکرانے لگی۔وہ دونوں بچپن سے ایسے ہی تھے۔مہمت کو دنیا میں فرشتے کا سب سے زیادہ مسکرانا پسند تھا۔اس کی مسکراہٹ اتنی معصوم تھی جتنی وہ خود۔۔

لیکن کون جانے کے وقت اب کہ کس کس کی مسکراہٹ چھیننے والا ہے۔۔کسے معلوم کے قسمت جو خاموشی سے سر جھکائے ان سب کو دیکھ رہی ہے۔۔اس نے کیسے کیسے ان سب کی مسکراہٹ چھیننی ہے۔۔۔

---☆☆☆---

اسلام آباد،

پورا اسلام آباد خاموشی میں ڈوبا تھا، رات کا دوسرا پہر تھا اس وقت فقط دو ہی قسم کے لوگ رات کے اس پہر جاگ رہے تھے۔ وہ جو کسی اچھے مقصد کو سرانجام دے رہے تھے اور ایک جو برائی کو پھیلا رہے تھے۔

خاموشی کی گہری چیخیں ہر سو سنائی دے رہی تھیں۔ جو نہیں تھیں مگر وجود رکھتی تھیں۔ اسی سناٹے میں مرگلہ کی پہاڑیوں کی سمت سے آتی جنگلی جانوروں کی آوازیں اس پاس کے ماحول میں وحشت پھلیا رہی تھیں۔

اور ادھر قصر ازیز میں وہ بھورے بالوں اور نیلی آنکھوں والا لڑکا ہاتھ میں کافی کے دو کپ اٹھائے خولہ کے کمرے کی جانب بڑھتا دیکھائی دے رہا تھا۔ جبھی اس نے چھت کی جانب کچھ آہٹیں سنی جس پے وہ ایک لمحہ کو رُکا پلٹ کر تیسری منزل پر چھت اور اس سے آگے کے گھر کو غور سے دیکھا۔ پھر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

اور کمرے میں آتے ہی اس نے خولہ کو دیکھا، جو کھڑکی میں بنی نشست میں گھٹنوں کے بل بیٹھی باہر جھانک رہی تھی۔

"خولہ۔۔" خضر کے پکارنے پر وہ گڑبڑا کر پلٹی۔۔

"سب ٹھیک ہے خولہ۔؟"

ہ۔۔ہاں۔وہ۔۔یہ گاڑی۔۔وہ انگلی سے باہر کی جانب اشارہ کرتے بولی۔

خضر کافی ٹیبل پر رکھتا جلدی سے کھڑکی تک آیا اور اس نے بھی اس سیاہ گاڑی کو وہاں نیچے پایا۔

پھر ان دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔

"خولہ تم یہاں بیٹھو میں آیا، ایک منٹ۔۔"

خولہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

خضر نے باہر آتے ہی فون کھولا اور اپنے سیکیورٹی الارمز چیک کیے۔۔سب نارمل تھا۔اگر کچھ غلط ہوتا، تو اس کے فون پے نوٹیفکیشن آتا نگر فون کے مطابق سب نارمل تھا۔پھر خضر نے ایک پیغام لکھا اور دانیال کے نمبر پے بھیج دیا۔اور خود اندار آ گیا۔

"سب ٹھیک ہے خولہ، وہ گاڑی نہیں ہے یہ۔۔(خولہ اور خضر کو یہ سیاہ گاڑی وہی لگی جو کچھ دیر قبل خولہ کو ٹکرانے والی تھی۔)

www.novelsclubb.com

---☆☆---

خولہ کے کمرے کی کھڑکی والی نشست کے ساتھ کتاب خانے تھے اور نیچے درازیں۔۔۔وہ دونوں یہاں اس کھڑکی میں بنی نشست پہ بیٹھے تھے۔۔۔یہ جگہ خولہ کی پسندیدہ تھی۔یہاں بیٹھ کر کتاب پڑھنے کا کیا ہی مزا تھا خاص کر جب باہر بارش برس رہی ہو۔

اور خولہ خضر جہان کے ہاتھ کی بنی کافی کو خوشی سے پی رہی تھی۔

"پتا ہے مجھے بلیک کافی پسند نہیں اس لیے آدم صالح نے بھی وہ چھوڑ دی۔۔ ہو سکتا ہے وہ پیتا ہو مگر جب مجھے کہتا ہے تو ہیزلنٹ اور اوٹ ملک کی بنواتا ہے۔" مجھے بھی وہی پسند ہے۔۔

آدم کو اگر ایک بار معلوم ہو جائے کہ اسراء کو یہ نہیں پسند پھر وہ اس چیز کو غائب کر دیتا ہے، آدم بہت اچھا۔۔وہ خضر کا چہرہ دیکھ کر رکی۔۔۔جو حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ویسے آپ نے بھی بہت اچھی بنائی ہے خضر بے۔۔وہ ایک ہاتھ سے کپ اوپر کرتے بولی۔

"یہ دیکھو۔۔"خضر نے ایک انگوٹھی اس کی طرف بڑھائی۔

"خضر آپ نے مہر کو انگوٹھی میں بدل بھی دیا۔" وہ اسے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولی۔

"یہ میرے لیے مشکل نہیں تھا۔"میرے پاس ایسی دوسری تھی۔مجھے تو بس اس لیزر کو ڈیٹیکٹ کرنا تھا جو اس مہر نما انگوٹھی پر مقید تھیں۔وہ مزے سے بتا رہا تھا۔

"ا۔۔ا۔۔ایک منٹ یعنی آپ کو یہ مہر نہیں چاہئے تھی۔"اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں تھیں۔

نہیں! چاہیئے تھی مگر تمہارے لیے۔۔

اس طرح کی میرے پاس تھی مگر جس دروازے میں یہ رنگ سکیں ہوتی ہے۔اس کی یو وی لائٹ کس قسم کی ہیں یہ پتا کرنا تھا۔اور میں نے ایسا کر لیا۔۔

اب اس رنگ کو اپنے پاس رکھو۔یہ ہمارے کام آئے گی۔

www.novelsclubb.com

"خضر جہان کیا آپ کلیر کریں گے کہ ہم وہاں کیوں گئے تھے۔ کیونکہ ہم وہاں صرف انگوٹھی لینے نہیں گئے تھے۔"

"اوکے۔۔ تو سنو۔۔" آج پہلی دفعہ خضر سے سوال کرنے پر جواب مل رہا تھا۔ خولہ تفتیشی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

مگر پہلے میرے سوال کا جواب دو۔

"کیا۔۔" میں کیا جواب دوں۔۔۔"

تم نے آدم کو وہ میسج کیوں لکھا تھا؟

"میسج۔۔۔" اچھا وہ کہ سیلینہ مرد ہے یا عورت۔" وہ اس لیے کہ میں نے اس کے ہاتھ پر ہلال کا نشان دیکھا تھا۔۔" وہ ٹیٹو نہیں تھا بلکہ مہر تھی۔۔۔ میں نے وہ دیکھ رکھی تھی۔ وہ جو بھی تھا/ تھی اپنا چہرہ چھپائے ہوئے تھی یا تھا۔

اور بال بھی نقلی تھے مگر بہت مہنگی وِیگ تھی۔ واللہ ہی مجھے بھی پہچاننے میں دقت ہو رہی تھی۔ اور پھر خضر مانا کہ اس دور میں کچھ بھی ممکن ہے مگر ایک عورت اور مرد میں بہت فرق ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اور پھر وہ ہلال کا مہر زد نشان۔۔وہ میں نے دیکھ رکھا تھا۔۔وہ بالکل ویسا ہے جیسے آپ کی گردن پر اور۔۔

"اور تمہارے بائیں کندھے پر۔۔وہ سب سے مختلف ہے۔ہے نا خولہ۔۔" وہ تیز تیز بولتی لڑکی کی آنکھوں میں دیکھتا اس حیرانی میں ڈال گیا۔

خولہ نے بے یقینی سے خضر کو دیکھا۔۔اس نے آج تک کسی کو بھی اس نشان کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔۔

"اا۔۔آپ کو کیسے پتا خضر۔۔۔" آنکھوں میں بے یقینی لیے وہ ششدر سی بولی۔

کیونکہ مس خولہ جلال۔۔اس نے کافی کا کپ سائیڈ میں رکھا اور کھنکھارتے ہوئے بولا۔۔"خضر جہان خولہ سے غافل نہیں ہے۔۔"

"جو ہلال کا نشان ہے وہ نانا کی وجہ سے ہے، ہم سب جس مقصد کے لیے کام کر رہے ہیں، یہ اس کی نشاندہی ہے۔۔" یہاں موجود ہر وفادار انسان کے بازو یا گردن پر موجود ہے ہلال۔۔تمہاری گردن پے بھی ہے۔

www.novelsclubb.com

"البتہ خولہ تمہارے کاندھے کا نشان مسٹری ہے۔۔۔ خیر آگے بتاؤ تم کیا کہہ رہی تھی۔۔"

"مجھے شک تھا کہ شاید وہ لڑکی نہیں ہے مگر ہوٹل کے روم میں اس کو دیکھ کر اندازہ ہوا کہ وہ سیلینہ ہی تھی۔اور میرے میسج کا غصہ اس نے تھپڑ مار کر لیا۔"

خضر مسکرایا۔۔"وہ سیلینہ نہیں تھی۔"ہیزل تمہیں لگتا ہے کہ میں اتنے ضروری کام میں سیلینہ کو شامل کروں گا۔"

"تو پھر وہ لڑکی کون تھی۔۔"خولہ نے اپنے ساتھ بیٹھے خضر سے دریافت کیا۔

"وہ ہوریا تھی۔۔"خضر جہان سامنے دیکھتے ہوئے مدھم مگر سنجیدہ لہجہ میں بات کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"واٹ۔۔ ہوریا۔ کون ہوریا اور وہ آپ کے پاس کیا کر رہی تھی۔اب کہ خولہ کا دماغ چکرا رہا تھا۔یہ کیا مسٹری تھی۔"

"یونی میں ساتھ پڑھا ہے ہم نے۔۔،وہ دونوں مجھے استعمال کر کے ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔۔۔یہ مت پوچھنا کہ میری ہی مدد سے

کیوں۔۔میں اس کا جواب نہیں دوں گا۔۔ لیکن میں نے ان دونوں کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا۔۔ کیونکہ میں خضر ہوں۔اور میں کسی کے ہاتھوں استعمال نہیں ہوتا۔میں لوگوں کو ایسے استعمال کرتا ہوں کہ وہ سمجھتے ہیں وہ مجھ سے کام لے رہے ہیں۔۔۔"

"تمہیں اس لیے کچھ نہیں بتایا کیونکہ تم میری سنتی کب ہو،جب میں کچھ بتا رہا تھا تو تم نے مائکروفون ڈسٹبن میں ڈال دیا۔۔ ویسے میں جانتا تھا کہ تم اتنی ذہین ہو کہ اپنے دماغ سے سوچو گی۔۔سب پلینڈ تھا سوائے اس تھپڑ کے۔ مگر واللہ ہی ہو ریا کو وہ تھپڑ بہت مہنگا پڑے گا۔اب کوئی اور سوال۔۔"

وہ خضر جہان صالک تھا۔۔جو راز کو راز رکھنا اور آشکار کرنا بھی جانتا تھا۔۔۔یہ ادھورا سچ خولہ کو ہضم ہو گیا تھا۔ لیکن ابھی کچھ اور تھا جو اندر چل رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ لڑکا کون تھا جو لڑکی بنا ہوا تھا۔۔اور وہ بیٹ مین وہ آپ کو کیسے جانتا تھا۔۔۔اور خضر اب سیلینہ کا کیا ہو گا۔آپ نے اسے اپروچ کیا ہے اب آپ کیسے اسے کہیں گے کہ تم میری پرسنل سیکرٹری نہیں ہو۔

آپ پھر سے اسے ٹھکرائیں گے تو وہ ہرٹ ہو گی۔۔۔

"تمہیں اس کی اتنی پروہ کیوں ہو رہی ہے۔۔" خضر چہرہ موڑ کر خولہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔ "کہو تو شادی کر لیتا ہوں۔۔" ماتھے پے ہمیشہ کی طرح شکنیں لیے کن انکھیوں سے دیکھتے بولا۔

"خضر میں نے یہ تو نہیں کہا۔ میں بس۔۔۔"

"ہیزل میرے چہرے پر بے وقوف لکھا ہے۔۔۔" میں خضر جہان ہوں۔۔ "میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتا۔ اور تمہیں واقعی لگتا ہے کہ میں سیلینہ کے ساتھ ڈیٹ پر گیا تھا، ہونہہ۔۔۔ پاگل لڑکی۔۔" خضر نے سر جھٹکا۔۔

وہ لڑکا دانیال ہی تھا۔۔ میرا دوست۔۔ اسے ایک جگہ یوں ہی جانا تھا عورت بن کر۔۔۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے ہم اکثر ہی ایسے کام کرتے ہیں۔

رہا وہ تمہارا دو نمبر بیٹ مین تو اس نے اپنا کام کیا اور تم نے اپنا۔ وہ میرے بارے میں اتنا جانتا ہے جتنا میں چاہتا ہوں۔۔

ویسے بھی وہ اتنا آہم نہیں کے اس کی بات کی جائے۔۔ اور کچھ۔۔ وہ آج اس کے سارے گلے شکوے دور کرنے کے ارادے میں تھا۔۔۔

گلے بھی تو انہی سے ہوتے ہیں جن پر مان ہو۔۔۔یقین ہو۔

"آاا۔آپ سلیمان۔۔۔"آخر خولہ نے وہ سوال کر ہی لیا جس کا جواب وہ کب سے دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

"دیکھو خولہ کچھ کام ہم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔۔۔میں تمہیں تکلیف نہیں پہچا سکتا، کبھی نہیں۔۔اس لیے تمہارے کہنے پے تم سے دور چلا گیا۔لیکن یہ میرے اختیار سے باہر ہے، بعض اوقات چیزیں الٹ ہوتی ہیں آپ کی سوچ اور آپ کے خیال سے بالکل مختلف۔۔میں نے تمہاری حفاظت کی ذمہ داری لی تھی خولہ،ایک وعدہ،میں کیسے اسے صرف تمہارے کہنے پے توڑ دیتا۔"

"مجھے جاننا تھا۔۔جاننا تھا کہ کیا واقعی خولہ جلال مجھے بھول گئی ہے۔۔میں بس چاہتا تھا کہ اگر تمہارے دل میں کوئی نفرت ہے میرے کے لیے تو بس کہ دو۔۔۔"خضر نے خولہ کی بات کاٹتے ہوئے بہت ٹھہرے اور ہموار لہجہ میں جواب دیا۔۔۔

"ایسا ہر گز نہیں ہے خضر میں کہ چکی ہوں کہ چار سال قبل مجھ سے غلطی ہوئی تھی۔۔۔بلکہ میں نے وہ تھپڑ۔۔۔"خولہ نے بمشکل ہمت جمع کر کے اتنا ہی کہا۔۔

"خولہ بھول جاؤ،اچھا کیا تھا۔"وہ اس دن کو یاد کر کے ہنسا۔۔

"ہر راز کے کھلنے کا ایک وقت ہوتا ہے،البتہ اگر تم مجھے ہر راز کے کھلنے پر یوں زخمی کرو گی تو معاملہ جان لیوا ہو جائے گا۔۔"یہ جملہ اس نے بے حد سنجیدگی سے کہا تھا۔

"اف۔۔اویہ میں نے جان کر تھوڑی کیا۔خولہ ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں بولی۔۔

"اچھا چھوڑو سب۔۔۔یہ لو۔۔خضر نے اپنی جیب سے ایک خوبصورت مخملیں ڈبہ نکالا اور خولہ کی جانب بڑھایا۔۔۔

"یہ کیا ہے۔۔۔"خولہ نے وہ پکڑتے ہوئے سوال کیا۔۔

www.novelsclubb.com

"میری سیکرٹری کا گفٹ۔۔" وہ مسکرایا۔ گال کا گھڑا گہرا ہوا۔۔۔اس کی مسکراہٹ سحر انگیز تھی۔

خولہ نے وہ کھولا تو وہ وہی ونٹیج سٹائل لاکٹ تھا۔ جو دیکھنے میں چھوٹا تھا۔۔ مگر وہ ایک خاص طرز پر بنا۔ ایک قدیم ہتھیار تھا۔۔ اور اس کا استعمال ہر ایک کو نہیں آتا تھا۔

خولہ کو بھی نہیں معلوم تھا۔ اس کو تو بس وہ اس لیے اچھا لگا تھا کیونکہ وہ ونٹیج چیزیں پسند کرتی تھی۔

"میں یہ نہیں لوں گی خضر۔" وہ وہاں ڈبہ رکھتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

خضر بھی کھڑے ہوتے اس کے قریب آیا۔ "اور وہ کس لیے۔"

"اچھا دے دیں۔۔" یوں جلاد بن کر تو نا کھڑے ہوں۔" وہ پیچھے کو ہو کر اس کے ہاتھ سے ڈبہ پکڑتے ہوئے بولی۔

وہ مسکرایا۔ "میں آپ کو جلاد لگتا ہوں مس خولہ۔"

"نہیں آپ مجھے ظالم شہزادے لگتے ہیں۔۔"

"اچھا تو شہزادی۔۔"میں ظلم ہوں،اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا۔۔۔"وہ پھر سے سحر انگیز آواز میں گفتگو کر رہا تھا۔

خولہ نے اپنے پیچھے کھڑے اس شہزادے کو دیکھا مڑ کر۔۔۔

جس کی نظریں خولہ کی آنکھوں پر تھیں۔۔

وہ گہری نظریں۔۔کسی غار کی مانند اپنے اندار لکھوں راز سموئے خولہ کو لگا شاید وہ واقعی خواب دیکھ رہی ہو۔۔پھر وہ جھٹ سے بولی۔"چلیں اب آپ جائیں مجھے سونا ہے۔پھر صبح آفس بھی جانا ہے۔۔۔"

"واقعی چلا جاؤں۔۔۔"خضر نے ایک لمحہ کو بھی اس جنگجو شہزادی سے نظریں نہیں ہٹائیں۔۔آج وہ کتنے سالوں بعد اسے یوں دیکھ رہا تھا۔۔۔

"جی چلے جائیں۔۔۔"خولہ وہاں ہی کھڑی کہہ رہی تھی۔

وہ مڑتے مڑتے بھی خولہ کو دیکھ رہا تھا۔۔

خولہ فقط مسکرا دی۔۔وہ خضر سے بات کر کے بہت پر سکون ہو گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"شاید خوف کی دیوار میں شگاف ڈل چکا تھا۔۔" یا شاید یہ بھی ہمیشہ کی طرح ایک خواب تھا۔

☆☆☆☆☆☆

چند دن بعد۔۔۔۔

خولہ نے دو دفعہ دروازے پر دستک دی مگر کوئی جواب نہیں آیا۔وہ پریشان ہوئی اول تو خضرا اتنی جلدی نہیں سوتا نہیں۔۔

اور اگر سو بھی جائے تو وہ ایک جن ہے۔۔جو ذرا سی آہٹ پر اٹھ جاتا ہے۔۔

"پھر وہ دروازہ کیوں نہیں کھول رہا۔" اب کہ اسے عجیب سے وسوسے آرہے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"کہیں خدانا خواستہ وہ پھر سے تو نہیں چلا گیا۔"

"نہیں نہیں۔"۔خولہ نے ایک دم دروازہ کھول دیا۔اندر داخل ہوئی تو وہ جائے نماز پر اپنے رب کے آگے سجدہ میں سر رکھے ہوا تھا۔" آہ یہ آدمی۔۔۔"

اس کی نماز بے حد خوبصورت تھی بلکل اس کی طرح۔یہ واحد کام تھا جو وہ بہت زیادہ خوشی سے کرتا تھا۔

اور آواز تو تھی ہی سحر انگیز جب خضر تلاوت کرتا تو وہ اسی کیفیت میں ہوتا جس میں درویش اللہ کا ذکر کرتے ہوئے ہوتے ہیں۔اس نے تلاوت وہاں ہی سے سیکھی تھی۔۔

خولہ نے اسے پہلے یا شاید بہت پہلے تلاوت کرتے سنا تھا۔۔مگر اسے کہیں نا کہیں وہ آواز یاد تھی۔

وہ یوں ہی ساکن سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ شخص واقعہ قبلِ رشک تھا۔۔

خضر نے نماز ختم کی تو دعا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی کام ہے خولہ۔؟"

"کچھ خاص نہیں میں یہاں آپ کو نقشے دیکھانے آئی تھی،ڈوم کے قعلہ کی رینوویشن کے لیے جو ڈیزائن کئے ہیں۔۔"وہ ہاتھوں میں پکڑے بہت سے رول ہوئے کاغذ اور لیپ ٹاپ کو وہاں ٹیبل پے رکھتے بولی۔

"یہ کام اوفس کا ہے، خولہ ہم اسے وہاں بھی دیکھ سکتے ہیں۔۔" وہ صوفے پے بیٹھتا نظریں فون پے جمائے بولا۔

"میں پچھلے کئیں دنوں سے آپ کو یہ دیکھانا چاہ رہی ہوں لیکن آپ اوفس میں ملتے کب ہیں۔۔ عجیب بات ہے جیسے دنیا کی ساری ذمہ داریاں آپ کے سر ہوں۔" وہ لاپرواہی سے کہتی کاغذ ٹٹولنے لگی۔

"بہت بولتی ہو تم خولہ، کبھی تو سوچ سمجھ کے سمجھداروں والی باتیں کیا کرو۔۔ حد ہے۔۔"

"اووو ہووو۔۔ سمجھداری کی زیادہ بات مت کریں آپ سے زیادہ ہی ہوں ورنہ پاشا بابا نے یہ کام میرے بجائے آپ کو دیا ہوتا۔۔۔ آئی نو آپ کو جیلسی ہو رہی ہے۔" خولہ جو خضر جہان کی بات پے سلگ اٹھی تھی، غصے بھرے لہجہ میں بولی۔

"اچھا زیادہ باتیں نا کرو دکھاؤ۔۔"

www.novelsclubb.com

"اوکے۔۔اب یہ پہلا نقشہ ہے جس کے مطابق پیچھے موجود چرچ کو۔۔۔وہ بول ہی رہی تھی کہ خضر کو فون بجا، خضر نے ایک نظر فون پے ڈالی اور ایک خولہ پے۔۔۔"

اور پھر وہ یک دم کھڑا ہو گیا۔چہرہ کا رنگ بدلا۔خولہ ایک دم پیچھے ہوئی اور یک ٹک خضر کو دیکھنے لگی۔۔

"کیا ہوا۔۔"

"خولہ تم مجھے یہ بعد میں دیکھانا۔۔اب تم جاؤ۔۔"

"لیکن ابھی میں نے۔۔"اس نے کچھ بولنا چاہا مگر خضر نے ٹوکا۔

"ہیزل میں کہہ رہا ہوں کے جاؤ ابھی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"پر خضر۔۔۔"وہ اتنا ہی بولی جب وہ فون کو دیکھتے ہوئے چلانے والے انداز میں بولا۔۔مگر آواز ہنوز مدھم تھی۔۔۔"یار خولہ تمہیں سمجھ نہیں آرہی۔لیو ناؤ۔۔۔"

خولہ نے سارے نقشے اٹھائے اور باہر کی جانب چل دی، مگر دروازے میں پہنچ کر پلٹی خضر کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

وہ کچھ پریشان لگ رہا تھا۔۔ جیسے کوئی حاص بات ہو۔

آج پھر وہ خوف دل میں کیوں جاگا تھا۔۔ کاش کے اس کی زندگی میں اتنے راز نا ہوتے۔۔ کبھی کبھی دل کی جیب بھر جاتی ہے۔۔ خیر یہ وقتی تکلیف ہے۔۔۔ وہ جانتا ہے قربانیاں دینا آسان نہیں ہوتا۔

وہ خضر جہان ہے۔۔ اللہ کی فوج میں سے ایک۔۔ وہ جذبات کو مقصد کے بیچ نہیں لاتا۔۔۔

پھر وہ فون اٹھاتے ہوئے بولا۔۔

"تم ضرور آؤ گے کل۔۔ میں اب اس پر اپنی مرضی لاگو نہیں کروں گا۔ جو اس کا فیصلہ ہو گا۔ وہی ہو گا اب۔"

بس اتنا کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔ پھر اس نے گاڑی کی چابیاں اور وائلٹ اٹھایا۔۔ فون جیکٹ میں ڈالا اور باہر نکل آیا۔۔

لائونج میں وہ قدیم شہزادی اکیلی بیٹھی تھی۔اس کا چہرہ خضر کی طرف نہیں تھا۔۔خضر جہان کو وقت اور سکون چاہیے تھا،انسان ہونے کے ناطے اسے اس سب سے کچھ لمحوں کے لیے آزادی چاہیے تھی۔۔۔وہ دانیال کی طرف جا رہا تھا۔۔یہ ہی جگہ اس وقت سہی تھی۔

دروازے کی آواز پر خولہ نے پلٹ کر دیکھا پھر کھڑکی سے اسے گاڑی میں بیٹھتے دیکھا۔خضر کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ اسے دیکھ رہی تھی۔

خضر نظریں چرا گیا۔۔خولہ کو آج لگا آدم ٹھیک کہتا ہے۔۔"خضر اور خولہ کا ایک ہونا ایسا ہی ہے جیسا سورج اور چاند کا۔جب وہ ملتے ہیں تو گرہن لگتا ہے اندھیرا چھاہ جاتا ہے۔

وہ ایک دوسرے کا عکس ہیں اور عکس بے جان ہوتا ہے وہ کبھی آپ سے نہیں ملتا۔آپ کے آگے یا آپ کے پیچھے ہوتا ہے ہمیشہ۔۔۔عکس کبھی ساتھ نہیں ہوا کرتا۔۔

www.novelsclubb.com

اب یا تو خوف کا بت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گرنے والا تھا یا پھر وہ ان دونوں کو ہمیشہ کے لیا یوں ہی خوف کی قید میں رکھنے والا تھا۔۔۔

کیا معلوم کے خوف جیت جائے، کیا معلوم ان دونوں کی راہیں جدا ہوں۔۔کسے معلوم کہ بخت ان کے ساتھ کیسا کھیل کھیلے گا۔۔۔

کسے معلوم۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اب ممت کی کہانی مکمل کرنے کمرے میں آئی لیپ ٹاپ کھولا۔اور کیمرہ سیٹ کیا۔۔فجر میں وقت تھا اس لیے۔۔

"اب کہ سلیمان اسکری جا چکے تھے اور شفیق ان کی جگہ تھا وہ اچھا تھا مگر ذہین نہیں تھا وہ اسکپلو کی نہیں مانتا تھا۔۔بلکہ وہ انہی عربوں کا ساتھ دے رہا تھا۔وہ غداری کر رہے تھے۔۔۔۔علی اسکوپلو نے بات کی مگر وہ نہیں مانا۔۔۔پھر سعید، خوسرو بابا، زینب، ممت، میولت، اور چند اور لوگ اسکوپلو کے ساتھ مل گئے۔۔۔وہ سب تحشیلات محسوسات کا حصہ تھے۔۔۔ان نے بہت محنت کی وہ بہت سے دشمنوں کو ہراتے جا رہے تھے۔۔۔ادھر ممت نے زینب کا رشتہ اس کی نانا سے مانگا تھا۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔۔۔جب

زینب ممت کی ٹانگ کا علاج کر رہی تھی۔۔۔تو اس نے ممت کی ڈائری دیکھی تھی۔۔اس میں اس کی تصاویر بنی تھی۔۔۔اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔

گر نانا نے رشتہ دینے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔اور ان دونوں کو سختی سے ایک دوسرے سے ملنے سے منع کیا تھا۔۔خسرو بابا بھی گئے تھے بہت دفعہ کوشش کی مگر وہ نہیں مانی۔۔۔وہ جانتی تھیں ممت اچھا ہے مگر وہ اپنے مقصد کا بہت پکا تھا۔۔انہی لگتا تھا کہ زینب اور ممت ایک دوسرے کی کمزوری بن جائیں گے۔۔۔شاید وہ سہی تھیں۔۔

خلات خراب ہو رہے تھے۔۔۔انھیں بہت سے کام کرنے تھے۔۔۔زینب کی سہیلی جو وہاں کے اربی تاجر کی بیٹی تھی جس کا نام شریف نجار تھا۔۔۔وہ ایک صحافی تھی۔۔اس دن وہ اسکپلو کا انٹرویو لینے گئی۔۔۔اسکوپلو اور ان کے ساتھی سب صحرا میں ایک خیمہ میں مقیم تھے۔۔۔وہاں ان نے بہت سے خیمہ نصب کیے ہوئے تھے کیونکہ شہر میں ان کا دحلہ منہ ہو چکا تھا۔۔کل انہیں انگریزوں کے خلاف لڑنا تھا کوت کو بچانا تھا۔۔۔خسرو بابا جو شہر میں تھے ان کے دروازے پر دستک ہوئی وہ زینب کی نانی تھیں۔۔۔زینب صبح سے غائب تھی اور

www.novelsclubb.com

اس کی سہیلی بھی۔۔ نانا نے خسرو بابا سے پوچھا۔۔ پھر خسرو بابا اور نانا دونوں ہی سمجھ چکے تھے۔۔۔ خسرو بابا نے نانا کو سمجھایا تھا۔۔

اور وہاں زینب مہمت کی دلہن بنے کو تیار تھی۔۔۔ وہ عراق کے صحرا میں اس رات کو خوبصورت بنا رہے تھے۔۔۔ وہ حالت جنگ میں تھے مگر نکاح کرنا کون سا مشکل تھا چاوش نے نکاح پڑھا تھا۔۔ اور پھر مہمت کو زینب مل گئی۔۔۔

مہمت اور زینب آج اس صحرا میں محرم بن گئے تھے۔۔۔

مگر زندگی امتحان ہے اور پھر یہ ضروری تو نہیں کہ دنیا میں ایک ساتھ رہ کر ہی محبت ملتی ہے۔۔۔ محبت کرنے والے کبھی جدا نہیں ہوتے مہمت کی کہانی میں ہمیں یہ بھی پتا چلے گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ اگلے دن جنگ ہر گئے تھے۔۔۔ وہ بہت لڑے مگر۔۔۔ وہ کم تھے۔۔ اس لیے انگریزی فوج کوت پر غالب آگئی۔

اس دن سب سب سے جدا ہوئے۔۔

پھر دو ماہ تک اسکوپلو، سعید اور چاوش ایک زیرے

زمین غار میں رہے۔۔۔انہیں لگا ممت، خوسرو بابا، زینب اور میولت شہید ہو چکے ہیں مگر ایسا نہیں تھا۔۔دو ماہ وہ یہاں زیرے زمین

کام کرتے رہے۔۔۔ایک بوڑھے بابا کے ساتھ مل کر۔۔۔جن کے پاس بہت کم مگر وفادار جنگجو تھے۔۔۔جو فقیر بن کر گھوما کرتے۔۔یہ وہی بابا جی تھے جن نے اس داستان کو قلم بند کیا تھا۔۔۔

اور رہے ممت اور زینب تو وہ صحرائی لڑکی جب بمب پھٹا تھا تو سب بچھڑ گئے تھے۔۔۔اس وقت وہ ممت کو لے کر صحرا میں اگئی۔۔۔وہ دو ماہ سے اس کا خیال رکھ رہی تھی۔۔۔

وہ کوما میں تھا۔۔۔

اس دن وہ معمول کے مطابق شکار پر گئی تھی۔۔جب واپس آئی تو ممت نہیں تھا وہاں وہ بھاگتی بھگتی ادھر اُدھر اسے تلاشنے لگی مگر پھر اس نے انگریزی فوج کے ساتھ ممت کو جاتے دیکھا۔۔۔اور اسے لگا کہ آج اس نے ممت کو کھو دیا ہے۔۔

مگر وہ بہادر تھی اس لیے وہ اس کے پیچھے کوت گئی۔۔۔ایسا نہیں تھا کہ کوت میں عرب نکل گئے تھے بس انگریزی فوج نے ان کو اپنے انڈر کر لیا تھا۔۔۔عربی

اب ان کے محکوم تھے۔۔۔جب وہ وہاں پہنچی تو ان لوگوں نے اس سے پاسپورٹ مانگا۔۔۔ایسا پہلی دفعہ ہوا تھا۔۔۔

وہ سیدھی اپنی دوست کی طرف گئی فاطمہ اس سے مل کر بہت خوش ہوئی۔۔ان لوگوں نے مہمت کو ہسپتال میں رکھا تھا۔۔۔

اسی دن بابا کا ایک آدمی جو صفائی کے کام پر اس ہسپتال میں تھا۔۔کمانڈر ہملٹن کے آفس میں بچھو چھوڑ دیا۔۔اس وقت فاطمہ نے زینب سے کہا کے وہ ڈاکٹر ہے وہ علاج جانتی ہے اس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ اسے رکھ لیں ہسپتال میں۔۔کمانڈر ہملٹن نے ٹھیک ہونے پر اسے صفائی کا کام دیا مگر وہاں جو ڈاکٹر مہمت کا خیال رکھ رہی تھی وہ ایک سانپ تھی۔۔جو بہت بری تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اسے پہلے دن سے زینب اچھی نہیں لگتی تھی۔۔پھر ایک دن زینب کوڑا پھینکنے آئی تو وہاں اس نے سعید اور چاوش کو دیکھا۔

جذباتی سعید بھائی کے زندہ ہونے کی خوشی کو سہ ہی نہیں پا رہا تھا۔۔ مگر زینب نے انہیں بتایا کہ مجھے شک ہے کہ وہ سب بھول گیا ہے۔۔اور یہ اسے بھولا رہے ہیں۔۔۔اس وقت اس ڈاکٹر نے اسے دیکھ لیا تھا۔

اس نے کمانڈر ہملٹن کو بتایا تھا مگر وہ زینب کو پسند کرتا تھا اس نے اس کی جان بچائی تھی۔

پھر وہ کوشش کرتی مہمت کے پاس جانے کی مگر وہ ڈاکٹر اسے ہمیشہ دور رکھتی ۔۔۔وہ گئی تھی مہمت کے پاس مگر مہمت اسے نہیں جانتا تھا۔۔ان لوگوں نے مہمت کو بتایا۔۔کہ وہ ایک آرمینی خاندان کا سپوت تھا جس کا قتل عام ہوا تھا۔۔

مہمت کو ترکوں کے خلاف کر دیا گیا تھا۔

سعید آیا ایک رات مہمت سے ملنے مگر اس ڈاکٹر لڑکی نے اسے پہلے ہی بھڑکایا تھا۔۔اسے ہر بات بتائی مگر الٹی کر کے۔

مہمت نے سعید کو بہت مارا اس دن سعید اپنے بھائی کو اس خال میں دیکھ کر بہت رویا۔

اس ڈاکٹر کو زینب پر سب سے زیادہ شک تب ہوا جب ایک دن وہ مہمت کو وہ دوا دے رہی تھی۔۔اور مہمت چلا رہا تھا کہ اسے یہ دوائیں نہیں چاہئیں۔۔۔وہ مہمت کے قریب ہو کر اسے کنٹرول کر رہی تھی۔۔اسی پل زینب کھانا لائی تھی۔۔اس کے ہاتھ سے ٹرے چھوٹ گئی۔۔۔اپنے شوہر کے اتنے قریب اس لڑکی کو دیکھ کر زینب کو بہت دکھ ہوا تھا۔۔۔پھر ڈاکٹر نے کمانڈر

ہملٹن کو بتایا کہ اس کا مہمت سے کوئی تعلق ہے مگر نہیں کمانڈر ہملٹن زینب سے محبت کرنے لگا تھا۔۔۔وہ ڈاکٹر کی باتوں کو سنجیدہ نہیں لے رہا تھا۔۔

آہستہ آہستہ مہمت کی وجہ سے کافی نقصان ہونے لگا۔۔

ان نے مہمت کو ترک فوج میں کمانڈر خلیل کو مارنے بھیجا۔۔کمانڈر خلیل سلیمان آسکری سے بھی زیادہ محب وطن تھے۔۔

www.novelsclubb.com

ان نے اسکوپلو کو بھی فوج میں آنے دیا تھا۔۔اب کی کوت میں انگریز تھے اور باہر ترک۔۔مہمت جب آیا تو سب خیران ہوئے وہاں بہت سے ساتھی سے جو اس وقت کمانڈر شفیق کی وجہ سے جدا ہوئے تھے۔۔۔

ان دنوں اسکو پلو کوت میں تھا۔۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ مہمت وہاں ہے۔۔۔اس نے کہا میں انگریزوں کا قیدی تھا۔۔اور اب میں بھاگ کر آیا ہوں۔ایک دن ہملٹن نے سعید کو پکڑا تھا۔اور پھر مہمت سے اسے مار دیا سعید نے اسے بہت سی باتیں یاد کریں مگر اسے کچھ یاد نا آیا۔۔۔پھر زینب کو دیکھ کر اسے عجیب سا محسوس ہوتا۔اس کے سر میں اکثر شدید درد ہوتا تھا۔۔۔

وہ کہ اب ان کے ساتھ رہنے لگا۔۔۔لیکن وہ مشکوک تھا۔۔اس بات کا اندازہ شامل سارجنٹ کو ہوا تھا۔۔وہ اسے نماز کے لیے کہنے آیا تو مہمت نے کہا کہ وہ بعد میں پڑلے گا۔۔۔پھر اسے وضو کرنا بھی نہیں آیا۔شامل نے خود کر یا۔۔مہمت نے سب کو دیکھتے ہوئے نماز بمشکل ادا کی۔ایک دو دفعہ۔۔ہتھیاروں والے کمرے میں بھی کچھ گڑبڑ کی۔۔۔اور اس رات وہ پستول لے کر خلیل کماندار کے خیمہ کا پچھلا حصہ کاٹ کر دخل ہوا۔۔

کماندار نماز پڑ رہے تھے۔اور وہ پستول تانے یوں ہی کھڑا رہا۔۔

وہ عجیب کیفیت میں تھا۔۔اس وقت جو دعا خلیل نے اپنے رب کے آگے کی اس نے مہمت کو جما دیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ کر نہیں پا رہا تھا۔۔وہ جب سے یہاں آیا تھا۔کچھ کچھ یاد آنے لگا تھا۔۔آخر اللہ کی طرف سے یہ اس کی آزمائش تھی۔۔وہ ایک بہادر تھا اللہ اس کے ہاتھوں کچھ برا نہیں ہونے دے سکتے تھے۔۔"

خولہ کی آنکھیں برس رہیں تھیں۔نجانے کیوں آنسوؤں اس کی آنکھوں کا دامن چھوڑ کر گر رہے تھے۔وہ پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے پھر سے بولی۔

"پھر جب شامل کو اور دوسرے دوستوں کو اس پر شک ہوا تو اس نے کہا کہ اصل میں انگریزوں نے کچھ انجکشن دیئے ہیں اس لیے سب بھول گیا ہوں۔۔۔پھر ان میں سے ایک تاب احمد وہ بھی اس کا قریبی تھا۔۔اس نے کہا کہ ممت میرے پاس تمہیں یاد کرنے کو ایک چیز ہے۔۔۔دور ہے مگر میں ڈھونڈ لوں گا۔۔اس شام وہ خیمہ سے باہر آیا تو وہاں ان ترک جھنڈا لہرا رہا تھا۔ممت ایک ایک قدم بھڑا کر جانے لگا مگر پھر واپس آگیا۔۔اگلے دن احمد نے اسے اخبار دیا۔اور کہا۔

"یہ دیکھو ممت بھائی تمہاری تصویر۔"

www.novelsclubb.com

یہ وہ تصویر تھی جس کو ایک امریکی صحافی لڑکی نے لیا تھا اور اس پر آرٹیکل لکھا تھا۔۔۔ یہ وہ ہی نوجوان تھا جو برے خالات کا مقابلہ کرنے کو کہ رہا تھا۔۔ یہ وہ تقریر تھی جو اس نے استنبول میں کی تھی۔۔۔ اس صحافی نے مہمت کا انٹرویو کیا تھا وہ اس سے امپریشن ہوئی تھی۔۔

مہمت کو لگا وہ سانس نہیں لے پا رہا۔ اس نے ایک درد بھری مسکراہٹ دی اور باہر آ گیا۔۔ وہاں ترکی کا جھنڈا بلند تھا۔۔

مہمت کو ہر بات یاد آ رہی تھی۔ اور ادھر ڈاکٹر نے ہملٹن کو بتا دیا تھا کے زینب مہمت کی بیوی ہے۔۔ اور وہ اسکپلو کی ساتھی ہے۔۔ ہملٹن نے اسے قید کر لیا تھا۔۔

اب کہ مہمت کوت واپس آیا اور کہا کہ میں نے کمانڈر کو مار دیا ہے۔۔ یہ کہنے کو کمانڈر خلیل نے ہی کہا تھا۔ یہ اسکپلو اور کمانڈر کی چال تھی۔۔ ان لوگوں نے نقلی جنازہ بھی کیا۔۔ تاکہ انگریزوں کو یقین آ جائے۔۔

ہملٹن مہمت اور ڈاکٹر کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر ایک گھر میں لایا۔۔

www.novelsclubb.com

مہمت نے اس شہزادی کو دیکھا وہ بستر پر لیٹی تھی وہ تکلیف میں تھی۔ پھر ہملٹن نے کہا کہ ڈاکٹر اس سے اگلوائے گی کہ اسکپلو کہاں ہے۔۔

زینب نے حسرت، درد، تکلیف اور محبت سے مہمت کو دیکھا۔۔ پھر کیا۔۔ ڈاکٹر جو بہت پہلے سے اس سے چڑتی تھی تابڑ توڑ اسے مارنے لگی۔

اور مہمت ہملٹن کے ساتھ کھڑا تھا۔۔ ہملٹن اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔ زینب لڑکی تھی ہار گئی تھی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے ہملٹن کی جان بچائی تھی۔ مگر مہمت ایسا نہیں تھا اس نے اپنے تاثرات نہیں بدلے۔

زینب اس ڈاکٹر کو سنا رہی تھی۔۔ جب وہ تیزی سے آگے بڑھا اور ایک زوردار تماچا زینب کے منہ پر مارا اور ڈاکٹر کو پکڑتے ہوئے پیچھے کیا۔

زینب بیڈ پے جا گری تھی۔

www.novelsclubb.com

اب ہملٹن اور ڈاکٹر اسے غور سے دیکھ رہے تھے۔۔ پھر وہ ڈاکٹر کو ہملٹن کے پاس لاتے ہوئے رازداری سے بولا۔

"آپ نے کہا تھا یہ خود کو میری بیوی کہتی ہے۔۔۔تو آپ یہ کام مجھ پر چھوڑ دیں میں اسے پیار سے سب اگلوائوں گا۔"

ڈاکٹر اور ہملٹن نے ایک دوسرے کو دیکھا یہ بات ان نے کیوں نہیں سوچیں تھی۔ ہملٹن کو یقین ہو گیا کہ مہمت کو کچھ یاد نہیں آیا۔۔۔وہ اس کو چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔

وہ زینب کے قریب گیا۔۔

"مجھے معاف کر دو زینب۔"

زینب کو یقین نہیں آیا مہمت ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔کیا ہوا کہ اس اسے تکلیف سہنی پڑی مہمت تو ٹھیک ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں آج رات تمہیں بچا لوں گا ٹھیک۔"

مہمت نے اسے یقین دلایا جب وہ باہر نکلا تو پھر سے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی۔۔ لیکن اس نے ہر قدم ہر آواز کو اپنے دماغ میں بٹھایا تھا۔

وہ اب یہاں سے اسکپلو کی طرف گیا۔ وہاں جب وہ اس زیرے زمین غار میں داخل ہوا تو سعید آواز آنے پر چکنا ہوا تھا۔ وہ پستول اٹھے اگے بھڑا۔۔ اور پھر اپنے سامنے مہمت کو دیکھا۔۔ سعید کو لگا گے اس سے زیادہ خوشی اس کی زندگی میں ہو نہیں سکتی۔۔۔ وہ مہمت کے گلے لگ گیا اور رویا۔ اسے مہمت سے شدید محبت تھی۔

پھر ان سب نے پلین کیا کہ وہ زینب کو بچائیں گے۔ یہ کام رات کو کرنا تھا۔۔ مگر اس سے پہلے ہملٹن زینب کے پاس گیا۔

کیونکہ ڈاکٹر نے اسے اچھے سے بھڑکایا تھا۔۔۔ اور وہاں جا کر وہ اسے کچھ سنا رہا تھا، اپنی کہانی۔۔ زینب کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔

وہ اسے کہہ رہا تھا کہ وہ حقیقت بتا دے وہ اسے چھوڑ دے گا۔ مگر وہ زینب تھی۔ وہ کھڑی ہوئی اور اس کے مقابل میں آ کر بولی۔ تم جانتے تم بالکل اپنے باپ جیسے ہو۔ ہملٹن نے اپنا ہاتھ چاکو پر رکھا۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا باپ تمہاری ماں کو مارتا تھا۔۔اور تم نے اسے مار ڈالا مگر تم بھی وحشی ہو۔" ہملٹن کو اپنے باپ سے نفرت تھی اور زینب نے یہ کہانی اس وقت سنی جب وہ ہملٹن کا علاج کر رہی تھی۔

وہ بولے جارہی تھی۔ کہ ہملٹن نے چاکو کا زوردار وار کیا۔۔زینب کے جسم میں درد کی لہر ڈوڑی۔ پھر ایک کے بعد ایک وار کیا۔ وہ بستر پر گرتی چلی گئی۔۔اب کہ وہ خون و خون تھی۔

مگر اس کا چہرہ مسکرا رہا تھا۔۔اس نے اپنے خون سے وطن کو نظرانہ پیش کیا تھا۔

خولہ کو لگا وہ اور نہیں سنا سکتی یہ کہانی مگر نہیں یہ اختتام نہیں تھا۔ ممت، اسکپلو، فاطمہ اور سعید سب اسے بچانے آئے۔۔ مگر انہیں دیر ہو گئی۔۔ کیونکہ ممت اس جگہ دن میں آیا تھا۔۔اور دن میں بکریوں اور گھوڑوں کی آوازیں تھیں۔ اور دودھ والے کے ڈول کی مگر اب وہ نہیں تھیں۔ مگر ممت نے اس گھر کو تلاش لیا وہ اندر آئے تو زینب بستر پہ بے سود پڑی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

مہمت نے اسے اپنے بازوں میں لیا۔۔وہ زندہ تھی شاید وہ اس کا انتظار کر رہی تھی۔مہمت نے اسے بہت کہا کہ وہ صبر کرے اسے کچھ نہیں ہو گا مگر اس کے جانے کا وقت تھا۔۔وہ ملے بس ایک رات کے لیے۔۔

نانی نے کہا تھا زینب مہمت برا نہیں ہے مگر تم دونوں جس مقصد پر ہو اس پر جان کا کیا بھروسہ۔۔

مگر میں اس بات کو نہیں مانتی کہ کبھی محبت کرنے والے دل جدا ہو سکتے ہیں۔۔اور تب جب محبت کرنے والا آپ کا محرم ہو۔ جسم سے جدائی ہے روح سے نہیں۔"

خولہ کی آنکھیں پھر سے برس رہی تھیں۔۔اسے ماضی کا ایک المناک دن یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے مہمت کو چند باتیں کیں اور پھر مہمت کو لگا کہ جو وجود اس کے بازوں میں تھا وہ ڈھیلا پڑ گیا ہے۔

وہ اسے ہلا رہا تھا۔ مگر نہیں وہ جامے شہادت پی چکی تھی۔

مہمت نے اسے سینے سے لگایا اور پھر فاطمہ نے مہمت کو پیچھے کیا۔

فاطمہ اس کی بچپن کی سہیلی تھی وہ مہمت سے زیادہ غمگیں تھی۔ مگر ایسا نہیں تھا کہ زینب چلی گئی تو مہمت ہار گیا۔۔

وہ غمگیں ہوا مگر اپنا مقصد نہیں بھولا۔۔

اب کہ اسکپلو جو بہت پہلے سے ہی ہندوستانی مسلمان فوجیوں کو اس بات پر راضی کر رہا تھا کہ انہیں اس کا ساتھ دینا چاہیے۔

ان میں ایک کمانڈر اور ڈاکٹر مسلمان تھے اور وہ اپنے سپاہیوں کا خیال رکھتے کیونکہ وہاں مسلمان ہندوستانی سپاہی کی کوئی اوقات نہیں تھی۔۔ پھر اسکپلو نے ہندوستانی فوجیوں کو ایک خط لکھا۔۔۔ اور انھیں پہنچایا۔ اسے اگلے دن وہ سب جنگ کے لیے تیار تھے۔۔ وہ کوت سے نکل گئے تھے۔ اور کمانڈر خلیل کے ساتھ جنگ کی تیاریاں کر رہے تھے۔

اسی دوران ہندوستانی کمانڈر کا راز کھول گیا کہ وہ ترکوں کا ساتھ دے رہا ہے۔۔ اس لیے اسے پھنسی دے دی گئی۔۔۔ اور اس بات پر ہند کے مسلمانوں

نے اس خط پر لکھے پیغام کو سمجھ لیا۔۔اس پر ایک بات لکھی تھی جو مجھے اچھے سے یاد ہے۔

وہ یہ کہ ہم ترک اور ہندوستانی میرے نزدیک یہ بات اہم نہیں۔۔تم مسلمان اور میں مسلمان اور ایک پیغمبر کے ماننے والے بھائی ہیں۔۔۔تمہارا خون اتنا ہی قیمتی ہے جتنا کہ ترک۔

پھر جنگ کا دن آیا اور جس وقت جنگ شروع ہوئی تو تمام ہندوستانی سپاہی اپنی طرف چھوڑ کر ترکوں کی طرف چلے گئے۔۔۔انگریز جو انہیں پیچ سمجھتے تھے اس دن انہیں اندازہ ہوا کہ ہماری فوج میں لڑنے والے تو یہی تھے۔۔۔پھر کیا تھا۔

انگریز پیچھے ہٹ گئے۔۔مسلمان غالب ائے۔۔اب مہمت اسکپلو سیعد اور چاوش ان کے اسلہ خانے میں گئے وہاں جو بھی سپاہی تھے ان کو اور ہتھیاروں کو ختم کرنے۔انگریزوں کے گودام کو وہ پہلے ہی جلا چکے تھے۔۔وہ انہیں کمزور کر رہے تھے تاکہ وہ کوت چھوڑ دیں۔

لیکن ہملٹن کے ایک ساتھی نے اس سے کہا کہ اب وہ ہمارے ہتھیاروں کو تباہ کریں گے لحاصہ میں وہاں جال بچھاتا ہوں۔

اس دن جب وہ سب وہاں پہنچے تو وہاں کوئی نہیں تھا۔۔وہ سمجھ گئے یہ جال ہے۔

مگر پھر اچانک حملہ ہوا وہ سب خوب لڑے مہمت کے پیچھے سے اسی کمانڈر نے ایک چاکو مارا۔۔۔پھر مہمت نے اسے گرایا اور اس کے سینے میں چاکو گھونپ دیا۔پھر اسکپلو نے انہیں پیچھے ہٹنے کو کہا۔۔

مگر وہ مہمت تھا وہ بہادر تھا۔۔

سعید چلا رہا تھا۔

وہ چھوٹے بچوں کی طرح بھائی کو بلا رہا تھا۔

"مہمت نہ کرو آجاو۔"

مہمت نے ہر آواز کو نظر انداز کر دیا سوائے شہادت کے۔۔اسکپلو سمجھ گیا تھا کہ مہمت اب نہیں آئے گا۔۔

www.novelsclubb.com

سعید اس کی طرف جانے لگا مگر اسکپلو نے اسے پکڑ لیا۔۔

مہمت نے دو بمب ہاتھ میں لیے اور ان کا ٹریگر کھینچ دیا۔۔

وہ سامنے نکل آیا۔انگریزی فوج نے اس پر تابڑ توڑ فائرنگ کی۔۔

اس کا سینا چھلنی تھا۔۔

مگر وہ خوش تھا۔۔ وہ اللہ سے ملنے جارہا تھا۔اور زینب سے ملنے۔۔اسکپلو سعید اور چاوش اس سرنگ سے نیچے آ گئے اور پھر بمب پھٹا دھمکے ہوئے۔۔سعید پاگلوں کی طرح چلایا۔۔

اور آخر آج مہمت نے وہ کر لیا جو اسے کرنا تھا۔۔

وہ بہادری کے ساتھ اس دنیا سے چلا گیا۔۔

پھر اسکپلو نے باقی سب کو مارا ہملٹن کو بھی۔۔اور فاطمہ سے شادی کر لی۔۔۔آنگریزوں اور ترکوں کے بیچ معاہدہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

مسلمانوں کی فتح ہوئی۔ برطانوی جھنڈے اتر گئے اور کوت آزاد ہو گیا۔۔

وہاں پر جو مسلمان ہندوستانی فوجی تھے وہ وہاں سے استنبول بھی آئے۔۔تو یہ تھی مہمتچک کوت لوزفر۔۔کوت کی فتح۔

خولہ نے جلدی سے یہ وڈیو فرشتے کو سینڈ کی اور پھر فجر کی نماز پڑھی۔۔۔وہ پھر سے روئی۔۔مہمت کی کہانی اسے ہمیشہ ایسے ہی رلاتی وہ مہمت کی طرح بہادر بنا چاہتی تھی۔اس کی طرح ہی اپنا اختتام چاہتی تھی۔پھر وہ وہاں سر رکھ کر لیٹ گئی جائے نماز پر۔۔۔۔

اس نے آج مہمت کی کہانی دہرا کر کچھ سیکھا تھا۔

اب کیا معلوم کہ وہ بھی مہمت کی طرح اپنا آپ قربان کرنے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔۔کیا معلوم کہ قسمت نے اس کے لیے کچھ ایسا ہی لکھا ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ جائے نماز پے بیٹھی اپنے رب کے حضور دعا کر رہی تھی جب اس نے بہت سی گاڑیوں کی آواز سنی۔۔پھر باہر کے دروازہ پر تابڑ توڑ دستک ہونے لگی۔۔یوں کہ بس آج دروازہ کو توڑ دیا جائے گا۔۔

وہ اٹھی دراز میں پڑا پستول ہاتھ میں لیا۔۔وہ جانتی تھی کہ جنگ شروع ہو چکی ہے۔۔

فون پے ایک پیغام چھوڑتی وہ باہر کی جانب بڑھی جہاں اب کوئی آواز نہیں تھی دستک دینے والے یا تو اب اندر آچکے تھے یا پھر جا چکے تھے۔۔

اس نے باہر صحن میں آکر چاروں اطراف کا جائزہ لیا۔۔ہر طرف اب سکوت تھا ۔۔اسی لیے اس نے بھی اندر کی جانب قدم بڑھادیے۔۔اور اس کے ساتھ ہی پیچھے کی جانب سے اس کے سر پر کسی بھاری بھر کم چیز سے وار کیا گیا۔۔۔اسے اپنے سر میں شدید درد ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا وجود زمین پے جا گرا۔۔

جنگ شروع ہو چکی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد باب ۱

اور اس جنگ کے ساتھ ہی وعدالٔارواح کا پہلا باب **ابدءِ حرب** (شروعاتِ جنگ) کا اختتام ہوا۔۔اب اسی وعدے کو پورا کرنے کے لیے خضر اور خولہ کہاں تک جاتے ہیں یہ آپ جانیں گے دوسرے باب **"حربِ دم"** خونی جنگ۔۔ کی آئندہ آنے والی اقساط میں انشاءاللہ۔۔۔